سچے بچوں کی سچی کہانیاں

شہزادہ توحید

لا الٰہ الا اللہ

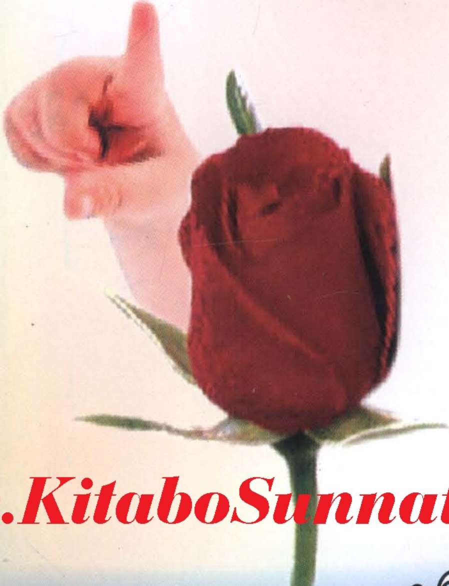

www.KitaboSunnat.com

مائل خیرآبادی

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شہزادہ توحید

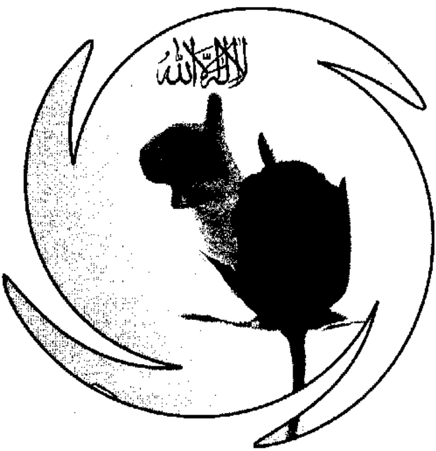

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دارالابلاغ
DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

شہزادہ توحید

اعداد .... ثاقب منیر آبادی

اشاعتِ اول .... اپریل 2012ء

قیمت ....

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

★ لاہور۔ دارالاندلس ۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دارالسلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔ اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ رحمانیہ 7224228۔ مکتبہ دارالہدیٰ 7639557۔ الکریم کیسٹ لائبریری 6385626۔

★ راولپنڈی۔ تجلیات طیبہ کشمیری بازار 5535188۔ ★ اسلام آباد۔ السعود اسلامک بکس 2261356۔ ★ فیصل آباد۔ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204۔ ★ کراچی۔ مکتبہ نور حرم 4965724۔ دی بک ڈسٹری بیوٹرز 7787137۔ مکتبہ دارالقرآن 021-2211998۔ علمی کتب خانہ اردو بازار۔

★ پشاور۔ معراج کتب خانہ 214720۔ ★ حیدرآباد۔ مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بچوں کی کہانیاں

شہزادہ توحید

لا الٰہ الا اللہ

ناصر نصیر آبادی

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358, 042-7361428

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا ہی مہربان، نہایت رحم کرنیوالا ہے۔

المکتبۃ السلفیۃ
[illegible]
نمبر ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حسن ترتیب

❁ سچی بات: توحید کا شہزادہ 6
❁ نورا کی نصیحت 7
❁ ایک آنے کی واپسی 22
❁ شہزادہ توحید 25
❁ ولی کا سایہ 51
❁ بے عمل راہب 60
❁ جو میں نے اس کتاب سے سیکھا 72

❁❁❁

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

توحید کا شہزادہ

پیارے پیارے ننھے منے بچو!

لیجیے وعدہ کے مطابق ہم حاضر ہیں اور آپ کی خدمت میں ایک اور ایمان افروز کتاب ''شہزادہ توحید'' پیش کر رہے ہیں۔ آپ نے بہت سے شہزادوں کی کہانیاں پڑھی ہوں گی لیکن توحید کے شہزادے کی کہانی جتنا مزا آپ کو کسی میں نہ آئے گا۔ یہ کہانی آپ کے عقیدہ کو مضبوط و درست بھی کرے گی اور پیارے رب کریم سے محبت میں اضافہ کا سبب بھی بنے گی۔

آپ اس کتاب میں ایک بے عمل ریاکار راہب کی کہانی بھی پڑھیں گے۔ اس راہب نے اللہ کی رضا و خوشنودی کی جگہ جب لوگوں کی خوشی و چاہت کو اہمیت دی تو اس کا کیا عبرتناک انجام ہوا، یہ کہانی بھی آپ کو کبھی نہ بھولے گی اور اس سے حاصل ہونے والا سبق بھی آپ دوسرے لوگوں کو سناتے رہیں گے۔ اسی طرح کئی اور دلچسپ اور سبق موز کہانیاں آپ کو پڑھنے کو ملتی رہیں گی۔ اور امید ہے آپ ہماری عنقریب نئی آنے والی کتابیں ① نور ایمان سے محروم مجرم بدنصیب لوگ ② اللہ کے دشمن ③ اور ننھی گڑیا کا وعظ...... کو بھی بہت پسند کریں گے۔ اب آپ توحید کے شہزادے کی اور بے عمل ریا کار راہب کی کہانی پڑھنی شروع کریں۔ بہت جلد پھر ملاقات ہو گی۔ والسلام

آپ کا بھائی

محمد طاہر نقاش

7 اپریل 2012ء، لاہور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نورا کی نصیحت

دیو کی دیو ڈیل ڈول، لال انگور چہرہ، آنکھوں میں لال لال ڈورے، موٹے موٹے گال اور دونوں گالوں پر کانوں تک گلہری کی دم کی طرح پھولی پھولی سفید گل موچھیں، چھوٹی مگر موٹی گردن، چوڑا چکلا سینہ، بھرے بھرے بازو، پانچ پانچ انگل چوڑی دونوں کلائیاں، دونوں رانیں جیسے کیلے کے تنے، قد پورے چھ فٹ کا، گوشت پوشت سے بھرپور، تہمد باندھے، کرتہ پہنے اور سر سے لال رومال لپیٹے ہوئے، اس نے اپنا نام ''نورا'' بتایا اور عمر ستر سال بتائی۔

''ستر سال؟'' ابا جان کی زبان سے نکلا اور وہ نورا کو تکنے لگے

''کیا تم پہلوانی کرتے تھے؟''

نہیں حضور میں غریب آدمی کیا کھا کے پہلوانی کرتا۔

تو کیا تم گاما کی اولاد ہو؟

سرکار! گاما کی اولاد ہوتا تو چوکیداری کے لیے در در کی خاک نہ چھانتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو پھر اس عمر میں تمھارا یہ توانا اور تگڑا جسم کیوں ہے؟ کیا کھاتے پیتے ہو؟ ابا جان کے اس سوال پر نورا کچھ شرما سا گیا۔ پھر سر جھکا کر بولا: حضور! آپ جیسے بڑے لوگوں کی چوکیداری کرتے عمر گزار دی۔ کھاتے پیتے گھرانوں سے جو مل گیا، اللہ کا نام لے کر کھا پی لیا۔"

اکیلے ہو یا تمھارے گھر کوئی اور بھی ہے؟

گھر ہی نہیں سرکار تو کوئی اور کہاں سے ہو؟

تو رہتے کہاں رہے؟

حضور آپ جیسے رئیسوں کے گھر آنکھ کھولی، بڑوں کے آگے کا بچا ہوا کھانا کھانے میں وہ مزہ آیا کہ بس کچھ نہ پوچھیے! سرکار جس کے ہاں رہا اسی کے گھر کو اپنا گھر سمجھا۔ اسی کے بچوں کو اپنا بچہ سمجھا اور پھر اسی طرح یہ عمر آ گئی، نہ کسی نے شادی کے لیے پوچھا اور نہ میں نے اس کے لیے کسی سے کہا۔

"اچھا تو ہمارے ہاں تم کو کھانا، کپڑا اور بیس روپے ملیں گے؟"

"کافی ہے سرکار۔"

"اچھا تو دیکھو نورا! ڈیوڑھی کے برابر میں وہ جو کوٹھڑی ہے اس میں تم رہو گے۔ وہ دیکھو غسل خانہ ہے جاؤ نہا دھو لو اور دیکھو سعید میاں! ابا جان نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا: نورا کے لیے کھانا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لے آؤ۔'' اس بات چیت کے بعد نورا ہمارے ہاں رہ پڑا۔ میں نے جا کر امی جان سے نورا کے بارے میں بتایا، پھر کھانا لیا اور نورا کی کوٹھڑی کھول کر ایک طرف رکھ دیا۔ اور وہیں بیٹھ کر یہ سوچنے لگا کہ دیکھوں اس نئے چوکیدار سے کس طرح نبھتی ہے۔

میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اتنے میں نورا آ گیا، ایک نظر اس نے کوٹھڑی پر ڈالی اور پھر وہ چارپائی پر بیٹھ گیا اور اس پر بیٹھے بیٹھے ہی کھانا کھانے لگا اور میں اس کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا، کھاتے کھاتے اس نے ایک بار مجھے دیکھا اور مسکرا کر بولا:

''کیا دیکھتے ہو سعید میاں؟''

''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ابا جان سے بہت بڑے ہو، کیا اسی طرح ہے؟'' ''ہاں، میاں! دونی عمر تو ہو گی میری۔''

''تو پھر میں سوچ رہا ہوں کہ تم کو ''نورا بابا'' کیوں نہ کہا کروں؟'' نورا میری طرف پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگا، اسے ایسا لگا جیسے سچ مچ میں اس کا پوتا ہوں۔ محبت کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اس نے آنسو پونچھ ڈالے اور کھانا کھا کر بولا لو بیٹا لے جاؤ۔

جب میں ٹرے اٹھانے لگا تو نورا نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا، پھر ٹرے لے کر کوٹھڑی سے جانے لگا نورا تو مجھے دیکھنے لگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چار بجے جب میں سکول سے آیا تو امی جان نے مجھے دو کیلے دیے۔ کیلے لیے ہوئے میں نورا کے پاس چلا گیا وہ چار پائی پر بیٹھا تھا۔ میں نے ایک کیلا اس کی طرف بڑھایا۔

نورا نے کہا: ”یہ کیا سعید میاں؟“

”امی جان نے مجھے دو کیلے دیے تھے میں نے سوچا کہ ایک نورا بابا کو دے دوں، لو نورا بابا ایک تم کھاؤ اور ایک میں۔“

”کتنے اچھے ہو تم سعید میاں لیکن تم ہی کھا لو۔“

”نہیں نورا بابا، ایک کیلا تم کو کھانا ہو گا ہم تو غفورا کو بھی دیتے تھے۔ نہ جانے کیوں ابا جان نے اسے برخاست کر دیا، وہ بڑا اچھا چوکیدار تھا اور میرا بڑا خیال رکھتا تھا سمجھے تو نورا بابا۔“

نورا میری طرف دیکھنے لگا اور دیکھتا رہ گیا، جیسے اس کے سامنے کوئی انوکھی چیز آ گئی جسے وہ بڑے تعجب کے ساتھ دیکھ رہا تھا۔

”لو نورا بابا کیلا کھاؤ۔“ میں نے پھر کہا۔

”نہیں، تم ہی کھاؤ۔“ سعید میاں اللہ نے چاہا تو میں بھی تمھارا بہت خیال رکھوں گا۔

نورا نے کیلا نہیں لیا۔ دونوں کیلے میں نے کھائے، پھر میں نے کہا: بابا آج امی جان حلوا بنا رہی ہیں میں تمھارے لیے ڈھیر سارا

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لاؤں گا۔

نورا کچھ نہ بولا اور تھوڑی دیر بعد میں اس کے پاس سے اٹھ کر چلا آیا وہ مجھے برابر دیکھ رہا تھا۔ شام کو جب امی جان نے نورا کا کھانا مجھے دیا تو اس کے لیے حلوا بھی رکھ دیا۔ میں نے امی جان سے چھپ کر تھوڑا سا حلوا اور رکھ لیا اور خوشی خوشی نورا کے پاس لے گیا، نورا نے حلوا دیکھا میرا خیال تھا کہ وہ بہت خوش ہو جائے گا لیکن اس نے پوچھا: ''سعید میاں یہ حلوے پر حلوا کیسا رکھا ہے؟''

''نورا بابا، حلوے کی پلیٹ چھوٹی ہے نا تو امی نے دوبارہ رکھ دیا، اس لیے الگ الگ معلوم ہوتا ہے۔'' یہ کہنے کے ساتھ مجھے اپنی غلطی محسوس ہوئی کہ حلوا چرا کر جلدی میں رکھ لیا اور ٹھیک نہیں کیا۔ اب مجھے بات بنانا پڑی۔ نورا نے کہا:

''سعید میاں تم اچھے بچے ہو، اچھے بچے نہ تو جھوٹ بولتے ہیں اور نہ چوری کرتے ہیں۔'' نورا کھاتا رہا اور اچھے بچوں کی اچھی باتوں کو بیان کرتا رہا۔ جب وہ کھانا کھا چکا تو اس نے کہا: سعید میاں لے جاؤ ٹرے! تو میں نے دیکھا کہ حلوا ویسے کا ویسا ہی رکھا ہے، اس میں سے ایک نوالہ بھی نورا نے نہیں کھایا۔ اب میں پریشان ہونے لگا کہ امی جان اتنا زیادہ دیکھیں گی تو کیا کہیں گی؟ یہ سوچ کر میں نے نورا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے حلوا کھانے کے لیے کہا لیکن اس نے زکام کا بہانہ کیا اور میرے بار بار کہنے پر بھی نہ کھایا، میری بات بگڑی جا رہی تھی، میری چوری کھلنے والی تھی، میں سوچنے لگا کہ چوری کیسے چھپاؤں میں سوچتے ہوئے ٹرے واپس لیے جا رہا تھا کہ کوٹھڑی سے نکل کر ''میاؤں میاؤں'' کی آواز میرے کانوں میں پڑی، میں خوش ہو گیا اور حلوے کی پلیٹ اس کے آگے الٹ دی۔

''یہ حلوا کیوں پھینک دیا؟'' پیچھے سے ڈانٹ پڑی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو بھائی جان ڈیوڑھی سے صحن میں آ چکے تھے، ان کی یہ ڈانٹ کیا تھی جیسے میرے دل میں گھونسہ لگا ہو۔

''ارے...... او...... اے اے گر گیا بھائی جان! میں گھبراہٹ میں ہکلانے لگا۔ بھائی جان نے حکم دیا:

''اٹھاؤ اسے!'' مجھے اٹھانا پڑا، پھر بھائی جان جب مجھے امی جان کے پاس لائے تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا کہ میری کیا حالت تھی، جیسے چور موقع پر پکڑ لیا گیا ہو۔ وہی حالت میری تھی۔ امی جان کے اس سوال پر میری تو جان ہی نکل گئی کہ حلوا تو کم بھیجا تھا یہ زیادہ کیسے واپس آیا۔

پیارے ساتھیو!...... جو میری کہانی پڑھ رہے ہو سچ کہنا اگر میری جگہ اس وقت آپ ہوتے تو آپ کی کیا حالت ہوتی؟ بس سمجھ لیجیے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہی حال میرا تھا۔ جب میں کچھ جواب نہ دے سکا تو امی جان نے حلوے کا برتن دیکھا: ''ایں اس میں انگلیوں کے نشان کیسے؟'' اور پھر سب کی سمجھ میں آ گیا کہ چوری کس نے کی؟ اور پھر چوری کا انعام جو ملنا چاہیے مجھے ملا، مگر یہ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ نورا کے لیے میں نے چوری کیوں کی؟

نورا ہمارے پاس جمعہ کو آیا تھا۔ میں نے سوچا کہ جلد سے جلد اسے رام کر لینا چاہیے، جتنی جلد اس سے دوستی ہو جائے گی اتنی ہی جلد سینما جانے کا موقع مل جائے گا۔ جمعہ کے دن میں نے کیلا اور حلوا رشوت کے طور پر پیش کیے کہ وہ خوش ہو جائے گا اور پھر اپنا مطلب حاصل کرنے کی کچھ راہ نکل آئے گی، مگر میرا داؤ خالی گیا۔ ہفتے کی صبح اور شام دونوں وقت پھر میں نے کئی بہانے کیے لیکن نورا میرے داؤ میں نہ آیا۔ اتوار کو میری چھٹی تھی میں صبح ناشتہ کر کے نورا کی کوٹھڑی کے بغلی برآمدے میں ہوم ورک کرنے بیٹھ گیا۔ میں سکول کا دیا ہوا کام بھی کرتا جا رہا تھا اور یہ تدبیر بھی سوچتا جا رہا تھا کہ کس طرح نورا سے دوستی لگائی جائے کہ وہ میری بات مان سکے اور عشاء کے بعد جب گھر کے سارے لوگ سو جایا کریں تو وہ میرے ساتھ چل کر مزے سے خود سینما دیکھے اور مجھے بھی دیکھنا نصیب ہو، غفورا کو تو میں نے ایک ہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دن میں دوست بنا لیا تھا، پھر کیا تھا وہ عشاء کے بعد میرا انتظار کرتا رہتا، جب سب سو جاتے تو اس کی کوٹھڑی کا دروازہ جو بغلی برآمدے کی طرف ہے چپکے سے کھلتا، میں برآمدے سے اس کوٹھڑی میں جاتا اور پھر غفورا دروازے میں لگے ہوئے تالے کی چابی نکالتا، کھولتا اور پھر ہم دونوں کسی نہ کسی ٹاکیز کی طرف چل دیتے۔

ہوم ورک کے ساتھ ساتھ یہ سب دماغ میں گھوم رہا تھا کہ اچانک نورا کسی کام سے میرے سامنے آیا۔ پھر نہ جانے کیوں میری طرف آ کر پیچھے رک گیا اور پوچھا: ''کیا پڑھتے ہو سعید میاں؟'' میں فوراً اپنی کرسی سے کھڑا ہوا اور کہا: ''دوسری کرسی لے آؤں نورا بابا تم بیٹھ جاؤ تو دکھاؤں اپنی کتابیں اور کاپیاں۔''

''نہیں، نہیں سعید میاں تم پڑھو میں جاتا ہوں۔'' نورا اپنی کوٹھڑی میں چلا گیا، میں نو بجے تک اپنا کام کرتا رہا نو بجے ابا جان اور بھائی جان گھر سے کہیں چلے گئے تو میں امی جان کے پاس گیا۔

''امی جان شوکت صاحب آئے ہیں، پان بنا دیجیے۔'' میرے کہنے پر امی جان نے کئی اچھے پان بنا دیے۔ خاصدان میں رکھے اور خاصدان لیے ہوئے نورا کی کوٹھڑی میں چلا گیا۔ ''نورا بابا پان کھاؤ گے؟''

نورا کی باچھیں کھل گئی۔ ''کتنے اچھے ہو تم سعید میاں۔'' کہتے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اس نے ہاتھ بڑھا دیا لیکن جب خاصدان دیکھا تو بڑھا ہوا ہاتھ سمیٹ لیا اور کہا: ''یہ تم کسی اور صاحب کے لیے لائے ہو سعید میاں؟''

''نہیں، نورا بابا آپ ہی کے لیے لایا ہوں۔''

''یہ کس نے بنائے ہیں؟''

''امی جان نے۔''

''اور پھر انھوں نے میرے پاس بھیجا۔''

''جی۔ امی جی ...... ہاں'' میں ہکلا گیا۔

''سعید میاں تم بہت اچھے بچے ہو لیکن یاد رکھو! اچھے بچے جھوٹ نہیں بولا کرتے۔''

نورا نے یہ کہا تو مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا، میں نے خاصدان ایک طرف رکھا اور نورا کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اس سے باتیں کرنے لگا ادھر ادھر کی باتیں بنائے بغیر مطلب کی بات چھیڑی۔

''نورا بابا تم نے سینما دیکھا ہے؟''

''ہاں! دو چار بار دیکھا تھا، پھر اس سے نفرت ہو گئی۔''

''کیوں، نفرت کیوں ہو گئی؟ مجھے تو بڑا مزہ آتا ہے۔''

''سعید میاں تم بچے ہو سمجھتے نہیں بڑی بُری چیز ہے سینما۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”نہیں نورا بابا سینما کے بارے میں یہ بات تم برسوں پہلے کی کہتے ہو اب دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے۔“

”اچھا!؟“

”کیا نورا بابا دیکھو گے؟“

”نہیں بھائی میرے پاس پیسے کہاں کہ میں سینما دیکھوں۔“

”پیسے میں دوں گا بس تم یہ کرو کہ عشاء کے بعد جب ابا جان اور گھر کے دوسرے لوگ سو جائیں تو...... سمجھ گئے نا۔“

”مگر یہ تو دھوکا دینا ہوا تم ابا جان سے اجازت کیوں نہیں لے لیتے؟“ ”ان سے ڈر لگتا ہے۔“

”اور اللہ سے نہیں ڈرتے!“

”ڈرتا تو اللہ سے بھی ہوں۔“

”تو پھر اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے؟“

”نورا بابا اللہ تعالیٰ تو قیامت میں پوچھ گچھ کریں گے اور ابا جان تو آج ہی ٹھونک دیں گے۔“

نورا میرے اس جواب پر مسکرانے لگا۔ میں نے کہا: ”تو چلو گے آج؟“

”نہ بابا میں نہیں جاؤں گا۔ سعید میاں تم جھوٹ بول رہے ہو کہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سینما اچھا ہو گیا ہے۔ بڑے بڑے لوگ کہتے ہیں کہ سینما تو ہمارے ملک کے لیے لعنت ہے۔"

"اچھا، تم نہ جانا، مجھے جانے دو گے، میں اقبال کے ساتھ چلا جاؤں گا۔ ابھی جا کر اسے کہے آتا ہوں کہ عشاء کے بعد تیار رہنا اور لو نورا بابا۔" میں نے پانچ روپے کا نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"سعید میاں تم اپنے کمرے میں جاؤ اور دیکھو! جب یہاں اکیلے ہوا کرو تو گھر میں رہا کرو۔ اور یہ پانچ روپیہ کا نوٹ جہاں سے لائے ہو، وہیں جا کر رکھو، میرا خیال ہے کہ تم نے یہ نوٹ چرایا ہے۔"

"نہیں تو، مجھے امی جان نے دیا ہے۔"

"اچھا تو میں پوچھتا ہوں امی جان سے کہ انھوں نے تم کو سینما جانے کی اجازت دی ہے؟"

اچھا، تم اپنی کوٹھڑی میں جا کر بیٹھو۔ میں خود دے دوں گا۔ یہ میرا آخری داؤ تھا اور یہ بھی خالی گیا لیکن اب میں نورا کا دشمن ہو گیا۔ وہ کانٹے کی طرح میری آنکھوں میں کھٹکنے لگا۔

میں نے اپنے دوست اقبال سے مشورہ کیا اور پھر ہر روز نورا کی ایک نہ ایک شکایت ابا جان اور امی جان سے کرنے لگا۔

"امی جان ابا جان حقہ پی کر ہٹ جاتے ہیں تو نورا وہی حقہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مزے لے کر پیتا ہے۔'' میں اس طرح کی شکایتیں کرتا لیکن نہ امی جان پر کوئی اثر ہوتا اور نہ ابا جان پر۔

ایک دن میں پھر اقبال سے مشورہ لینے گیا تو اسے بہت خوش پایا۔ پھر اس نے جو کچھ بتایا اس سے میں خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ اقبال نے بتایا کہ نورا تاڑی پیتا ہے اور یہ بات اسے اس کے نوکر بدلو نے بتائی۔ بدلو رات کو گیارہ بجے تاڑی پینے جاتا ہے۔ اسی نے نورا کو تاڑی خانے میں دیکھا۔

''وہ مارا، لانا پلاؤ والا ہاتھ۔'' اقبال بھی بہت خوش تھا اور میں بھی خوشی خوشی گھر آیا۔ آتے ہی نورا کی کوٹھڑی کی طرف مڑ گیا نورا مجھے آتے دیکھ کر خوش ہو گیا۔ میں نے اس کی کوٹھڑی میں قدم رکھا اور کہا:

''تاڑی پیتے ہو بڑے مولوی بنتے ابا جان سے آج ہی کہوں گا۔''

نورا چونک پڑا وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس نے کوٹھڑی سے جھانک کر صحن کی طرف دیکھا اور میں اس کی حرکت دیکھتا رہا میں سمجھ چکا تھا کہ اب یہ موٹی چڑیا میرے چنگل میں آ گئی ہے، اب کہاں جائے گی، میرا خیال تھا کہ نورا تاڑی پینے سے انکار کرے گا تو گواہی میں بدلو کو بلا کر اسے خوب ذلیل کروں گا یا پھر وہ مجھ سے سینما جانے پر سمجھوتہ کر لے گا۔ مجھے رات کو نکل جانے دے اور میں ابا سے نہ کہو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیکن نورا نے صاف اقرار کرلیا اور بولا:

”پیارے بچے سعید میاں، ہاں، میں تاڑی پیتا ہوں لیکن میری یہ بری عادت برسوں سے پڑی ہے۔ اگر تم بھی سینما دیکھتے رہے تو تم میں بھی یہ عادت پڑ جائے گی اور پھر جس طرح میں تاڑی پینا نہیں چھوڑ سکتا تم سے بھی سینما نہیں چھوٹ سکے گا۔ اسی لیے میں تم کو روکتا ہوں۔“

نورا نے اس طرح مجھے سمجھایا لیکن میں نے اس گھڑکا ”تو سمجھوتہ نہیں کرتے؟“ نورا چپ ہوگیا اور میں سمجھ گیا کہ دب گیا، پھر رات کو عشاء کے بعد گھر والے سب سو گئے، میں نے جا کر نورا کو بلایا اس سے چابی مانگی تو اس نے چابی دے دی، میں نے تالا کھولا اور نکل گیا اور کہہ دیا کہ دو گھنٹے کے بعد آ جاؤں گا جاگتے رہنا۔

دوسرے دن صبح ہی صبح ابا جان نے مجھے بلایا جب میں گیا تو انھوں نے پوچھا: ”رات سینما دیکھنے گئے تھے؟“

میں نے کہا: ”آپ سے کس نے کہا؟“

”نورا کہہ رہا تھا۔“

”نورا جھوٹا ہے۔ وہ خود تاڑی پیتا ہے۔ یہ بات مجھے اقبال نے بتائی ہے۔ اس نے خود مجھ سے اقرار کیا، پھر مجھ سے کہتا تھا کہ ابا سے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نہ کہنا اور اسی ڈر سے وہ اب مجھے بدنام کر رہا ہے۔"

یہ بات سن کر ابا جان کو بڑا تعجب ہوا وہ نورا کو اچھا آدمی سمجھ رہے تھے انھوں نے فوراً میرا ہاتھ پکڑ کر نورا کو پکارا جب وہ آیا تو ابا جان نے کہا: "تاڑی پیتے ہو اور مجھ سے چھپا کر، اسی طرح تو پہلوان بنے پھرتے ہو میں حیران تھا کہ اس عمر میں یہ موٹاپا کیوں ہے اب پتا چلا، چپ کیوں ہو بتاؤ! تاڑی پیتے ہو یا نہیں؟"

"پیتا تھا مگر اب نہیں پیتا۔"

"پرسوں تک تم نے پی ہے آج جھوٹ بول رہے ہو۔"

"کل توبہ کی ہے حضور۔"

ابا جان خفگی کے باوجود ہنس پڑے، مجھے بھی تعجب تھا کہ یہ کیا بات ہے یہ کل توبہ کرنے کی بات کیسی؟ ابا جان نے اس سے پوچھا:

"یہ کل کی توبہ کیسی؟"

"سرکار! نورا کہنے لگا۔ جب سے میں آیا ہوں سعید میاں سینما کے لیے مجھ پر دباؤ ڈال رہے ہیں لیکن میں نے ان کی بات نہ مانی۔ میں نے اسے سمجھایا بھی لیکن ان پر اثر نہیں ہوا، پھر جب میرا ایک عیب ان پر ظاہر ہو گیا تو وہ شیر ہو گئے۔ میں نے پھر سمجھانے کی کوشش کی لیکن مجھے ایک بزرگ کی وہ بات یاد آ گئی جو انھوں نے ایک لڑکے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے گڑ کی عادت چھڑاتے ہوئے کہی تھی۔ وہ بزرگ خود گڑ کے عادی تھے، پہلے انھوں نے گڑ کھانا چھوڑا تب اس لڑکے کو نصیحت کی تو لڑکے پر اثر ہوا۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے عیب سے توبہ کرلوں تو پھر سعید میاں کو سمجھاؤں، اب میں آپ کے سامنے، پھر توبہ کرتا ہوں کہ تاڑی نہیں پیوں گا، میں نے رات بھر تاڑی نہیں پی۔ اب میں آپ کے سامنے سعید میاں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب میں نے برسوں سے پڑی ہوئی عادت کو چھوڑ دیا تو وہ سینما سے باز آئیں، ابھی ان میں سینما دیکھنے کی عادت نہیں پڑی ہے، اگر عادت پڑ گئی تو پھر وہ کہیں کے نہ رہیں گے اور بالکل ویسے ہی بن جائیں گے جیسے دوسرے نوجوان سینما دیکھ دیکھ کر بنتے جا رہے ہیں۔ بدمعاش اور نالائق۔

نورا خاموش ہوا تو میں نے ایک لمبی سانس لی ابا جان نے بھی لمبی سان بھری اور مجھ سے کہا: ''کیا کہتے ہو سعید میاں اب؟''

نہ جانے اس وقت کیا بات تھی میرے اوپر نورا کی توبہ کا بڑا اثر ہوا میں نے بھی عہد کیا کہ اب سینما نہیں دیکھوں گا۔

الحمدللہ! اس کے بعد پھر میں نے سینما نہیں دیکھا۔

❋ ❋ ❋

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ایک آنے کی واپسی

پندرہ برس پہلے کی بات ہے، دن تاریخ تو یاد نہیں، ہاں، اتنا یاد ہے کہ صبح کا وقت تھا۔ میں جی بہلانے کے لیے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک آواز سنائی دی ''دری لے لو۔'' میں نے ادھر ادھر دیکھا، ایک نوجوان اپنی پیٹھ پر گھٹ لادے میرے گھر کی طرف آ رہا تھا۔ میں نے اسے بلا لیا وہ میرے گھر کے پاس آ کر رکا اس نے اپنی پیٹھ پر سے گھٹ اتارا اور اسے کھولا، پھر کئی دریاں میرے سامنے پھیلا دیں، ان میں سے ایک دری مجھے پسند آئی مول بھاؤ ہونے لگا۔ آخر میں نوجوان نے کہا کہ چودہ روپے پندرہ آنے سے کم نہیں ہو گی اور وہ دریاں تہہ کرنے لگا، دری مجھے پسند آ گئی تھی میں نے پندرہ روپے لا کر اسے دے دیے نوجوان کے پاس ٹوٹے ہوئے پیسے نہیں تھے اس نے کہا: ''بہن تمھارا ایک آنہ میری طرف رہ گیا۔'' میں مسکرا دی اور گھر میں چلی گئی، وہ گھٹ باندھ کر ''دری لے لو دری'' کی آواز لگاتا چلا گیا۔

دری لیے ہوئے بہت دن ہو گئے نہ مجھے وہ نوجوان یاد رہا اور نہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک آنہ، پھر میں نے ایک دن ایک بوڑھے کو دیکھا وہ میرے گھر کے آس پاس چکر لگا رہا تھا، میں نے پوچھا: بابا کیا دیکھتے ہو؟ وہ بولا: میرا بیٹا کچھ دن ہوئے یہاں دریاں بیچنے آیا تھا اس نے اسی گھر کا پتا بتایا تھا اور اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس گھر والی کا ایک آنہ مجھ پر باقی ہے، یہ قرضہ اسے واپس کرنا ہے، اسی لیے میں آیا ہوں۔

یہ کہہ کر بوڑھا آنکھوں میں آنسو بھر لایا تو میں نے پوچھا:

''بابا وہ نوجوان کیوں نہیں آیا؟'' بوڑھے نے بتایا کہ ''وہ یہاں آنے کے بدلے وہاں چلا گیا جہاں جا کر کبھی کوئی نہیں لوٹتا۔''

''کیا وہ مر گیا بابا؟'' میں نے فوراً کہا۔ بوڑھا رونے لگا، اس نے روتے ہوئے کہا کہ اسے مرے ہوئے مدت ہوگئی اب میں اس کا قرضہ چکانے آیا ہوں۔ بیٹی! کیا تم ہی ہو، جس نے میرے بیٹے سے دری خریدی تھی؟'' ''ہاں بابا۔'' میری زبان سے نکلا اور میں بھی اداس ہوگئی، بوڑھے نے ایک آنہ مجھے دے دیا اور جانے لگا تو میں نے بار بار کہہ کر اسے روکا۔ بوڑھا بڑی مشکل سے رکا تو میں نے اس کے لیے چارپائی بچھا دی۔ اسے دودھ کا شربت پلایا، پھر وہ لیٹ گیا اور اسی طرح وہ سو گیا تو میں کھانا پکانے لگی۔ جب وہ جاگا تو میرا بڑا لڑکا کھیت سے آچکا تھا، میں نے لڑکے کو ساری بات بتائی تو میرا بیٹا بھی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بوڑھے کی خاطر کرنے لگا، پھر میں نے بوڑھے کو رات بھر کے لیے بھی روک لیا۔ رات کے وقت مکھیا کو بلایا، اس سے سارا حال کہا۔ اب تو گاؤں بھر کے لوگ میرے گھر آ آ کر اس بوڑھے سے مل رہے تھے، بوڑھا اپنے بیٹے کا حال سب سے بیان کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ میرا بیٹا بڑا ایماندار تھا، وہ اللہ سے بہت ہی ڈرتا تھا، وہ کہا کرتا تھا کہ لین دین میں معاملہ صاف اور کھرا رکھو! قیامت کے دن پائی پائی کا حساب ہو گا۔ میرا بیٹا قرضے سے بھی بہت ڈرتا تھا۔ اس نے مرتے وقت مجھ سے کہا تھا کہ ابا جان ایک آنہ اس گاؤں کی عورت کو دے آنا۔

صبح ہم نے اس بوڑھے کو رخصت کیا، بوڑھا روتا ہوا جا رہا تھا اور اس کے ساتھ میرا بیٹا بھی جا رہا تھا اور میرے بیٹے کے سر پر ایک گھٹ تھا، اس گھٹ میں گاؤں والوں کے وہ تحفے تھے جو انھوں نے بوڑھے کو رخصت کرتے وقت دیے تھے۔ یہ تحفے بوڑھا لے نہیں رہا تھا لیکن ہم نے زبردستی اس کے ساتھ کر دیے تھے، پھر میں نے بھی اپنے دل میں کہا کہ میں بھی زندگی بھر اللہ سے ڈرتی رہوں گی اور معاملہ صاف اور کھرا رکھوں گی۔

آج اس بات کو پندرہ برس سے زیادہ ہو گئے، میں نے جو کچھ دل میں طے کیا تھا اس پر اب تک قائم ہوں۔ الحمد للہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شہزادۂ توحید

بہت دنوں کی بات ہے۔ ایک تھا بادشاہ۔ وہ بہت بڑا بادشاہ تھا۔ اس نے بہت سے بادشاہوں کو اپنا تابع دار بنا لیا تھا۔ وہ بڑا مغرور اور گھمنڈی تھا۔ اپنے برابر کسی کو سمجھتا ہی نہ تھا۔ سمجھتا تھا کہ کوئی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پھر تو اس نے سب سے کہا کہ مجھے رب مانو، جو مجھے رب نہ مانے گا اسے قتل کرا دوں گا۔ میں جو کچھ حکم دوں، وہ چاہے تمھاری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اسے دل سے مانو۔"

جو لوگ بزدل تھے انھوں نے اس کو خدا مان لیا، لیکن اسی بادشاہ کے لڑکے نے اسے رب نہ مانا۔ اس نے کہا: "رب تو وہ ہے جس نے مجھ کو آپ کو اور سب کو پیدا کیا۔ جس کے بس میں زمین اور آسمان کی بادشاہی ہے اور جو کچھ ان میں ہے۔ وہ جو نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے، نہ تھکتا ہے اور نہ اُسے نیند ستاتی ہے۔ موت اور زندگی اسی کے بس میں ہے اور وہ ہے "اللہ" اللہ کے سوا کسی اور کے بس میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کچھ بھی نہیں، تو پھر اللہ کے سوا کوئی اور رب کیسے ہوسکتا ہے؟‘‘

لڑکے نے یہ کہا تو باپ، یعنی وہ بادشاہ بہت ناراض ہوا، پہلے تو اس نے سمجھایا لیکن لڑکے کی سمجھ میں نہ آیا کہ ایک انسان خدا کیسے ہوسکتا ہے، اور بھائی! سچی بات تو یہ ہے کہ بات سمجھ میں آنے والی ہے ہی نہیں۔ جب لڑکا سمجھانے سے نہ مانا تو بادشاہ نے اسے ڈرایا، دھمکایا۔ اب بھی لڑکا نہ مانا تو قید کردیا، قید میں بھی لڑکا نہ مانا تو پھر بادشاہ نے اسے اور زیادہ دکھ دینا شروع کیا۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے مارو پیٹو، لڑکے کو مار پڑنے لگی۔ لڑکے نے اب بھی بادشاہ کو رب نہ مانا تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے جنگل میں چھوڑ آؤ۔ سپاہی اسے جنگل میں چھوڑ آئے۔ جنگل میں لڑکے کو پہلے تو بڑا ڈر لگا، پھر اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا۔ اس نے دعا کی کہ

’’اے اللہ! تو ہی ہر مصیبت سے بچانے والا ہے۔ بادشاہ میری جان اور میرے ایمان کے پیچھے پڑا ہے۔ میری جان اور ایمان بچانے والا تو ہی ہے، یا اللہ مجھے بچالے۔‘‘

دُعا مانگنے کے بعد لڑکے کو بڑی تسلی ہوئی۔ اب اس نے جنگل میں چاروں طرف دیکھا تو اسے طرح طرح کے جانور، چھوٹی بڑی چڑیاں اور زہریلے کیڑے مکوڑے دکھائی دیے۔ شیروں کی گرج بھی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سنائی دی۔ سانپوں کی پھنکار بھی سنائی دی۔ وہ اللہ پر بھروسا کر کے ان سے بچنے کی ترکیبیں سوچنے لگا۔ کچھ سوچ کر وہ ایک درخت پر چڑھ گیا اور جنگل کا تماشا دیکھنے لگا۔

اس نے دیکھا کہ ایک طرف سے ایک شیر لنگڑاتا ہوا آ رہا ہے۔ وہ شیر اسی درخت کے نیچے آ کر رک گیا۔ شیر نے لڑکے کی بو پائی تو نظر اٹھا کر دیکھا۔ گرجا، پھر اپنا ایک پیر اوپر اٹھایا۔ لڑکے نے دیکھا کہ ایک بڑا سا کانٹا شیر کے تلوے کے آر پار ہو گیا ہے۔ اب لڑکا سوچنے لگا کہ کیا کرے۔ اس کے دل میں آیا کہ شیر کے پاؤں کا کانٹا نکال دینا چاہیے۔ وہ آہستہ آہستہ آرام سے اترا اور شیر کے پیر کا کانٹا نکال دیا اور چاہا کہ پھر درخت پر چڑھ جائے، لیکن شیر نے اسے لپک کر منہ سے پکڑ لیا اور اپنی پیٹھ پر بٹھا لیا اور لے جا کر جنگل کے باہر چھوڑ دیا اور سامنے کھڑا ہو کر کتے کی طرح دُم ہلانے لگا۔ لڑکا بہت خوش ہوا۔ اپنے شہر کی طرف چلا۔ شیر دیر تک کھڑا دیکھتا رہا، پھر جنگل میں چلا گیا۔

شہزادہ اپنے شہر کی طرف چلا۔ اب اسے اچھی طرح یقین ہو گیا کہ اللہ ہی مصیبت سے بچانے والا ہے۔ شہزادہ اپنے شہر میں پہنچا تو لوگوں سے صاف صاف کہنے لگا کہ میرا باپ جو اپنے آپ کو رب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہلواتا ہے وہ ہرگز رب نہیں۔ رب تو وہ ہے جس نے اس ساری زمین اور اس آسمان کو پیدا کیا اور جو کسی کا محتاج نہیں، جو نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے اور نہ سوتا ہے۔ میرا باپ تو ان سب باتوں کا محتاج ہے اور یہ کہ میرے باپ کے بس میں موت اور زندگی نہیں۔ دیکھو! میرے باپ نے مجھے سپاہیوں کے ذریعے جنگل میں بھجوا دیا اور انھیں کہا: اسے جنگل میں اکیلا چھوڑ آؤ۔ لیکن میرے رب نے مجھے بچا لیا۔

شہر کے لوگوں نے شہزادے کی بات کان لگا کر سنی۔ یہ خبر بادشاہ کو ہوئی۔ اس نے حکم دیا کہ شہزادے کو پکڑ لاؤ۔ سپاہی شہزادے کو پھر پکڑ کر لے گئے تو بادشاہ نے دوسرا حکم یہ دیا کہ شہزادے کو بھوکے شیر کے آگے ڈال دیا جائے۔

بادشاہ کا حکم سنتے ہی سپاہی شکاریوں کے ساتھ جنگل کی طرف گئے۔ جال لگا کر شیر کو پکڑا، لوہے کے پنجرے میں بند کیا اور لے آئے۔

جب شیر آگیا تو اسے ایک دن بھوکا رکھا گیا۔ پھر شہر کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا۔ سب کے سامنے میدان میں لوہے کی سلاخوں کا ایک گھر بنایا گیا، پھر اس میں شہزادے اور شیر کو چھوڑ دیا گیا۔ پہلے تو شیر بھوک کے مارے شہزادے کی طرف جھپٹا، لیکن جب پاس پہنچا تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شہزادے کے سامنے آ کر رُک گیا۔ شہزادے کو دیکھا۔ سونگھا اور پھر پالتو کتے کی طرح دُم ہلانے لگا۔ شہزادے نے بھی شیر کو دیکھا تو اس نے بھی پہچان لیا کہ یہ وہی شیر ہے جس کے پاؤں سے اس نے کانٹا نکالا تھا۔ پہچان کر شہزادہ شیر کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ دیکھنے والے دنگ رہ گئے کہ شیر نے شہزادے کو کیوں نہ کھایا؟

شہزادے نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد اپنے باپ، یعنی بادشاہ کی طرف دیکھا اور زور سے پکارا:

> ''ابا جان! دیکھیے آپ کے حکم سے مجھے شیر کے سامنے ڈالا گیا، لیکن شیر نے مجھ کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ موت، زندگی، فائدہ اور نقصان سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ رب ہوتے تو آپ کا حکم کیسے ٹلتا۔ ابا جان! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ کا غضب آپ پر ٹوٹ ہی نہ پڑے۔''

شہزادے نے اس طرح پکار کر باپ سے کہا کہ دوسرے لوگوں نے بھی سنا۔ لوگوں نے آپس میں کہا: ''شہزادہ بالکل سچ کہتا ہے۔'' لیکن شہزادہ کی سچی بات سن کر بادشاہ اور بھی آگ بگولا ہوا اور اس نے لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو جائیں اور سپاہیوں کو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا کہ اس ضدی لڑکے کو لے جا کر دریا میں بہا دو۔ دریا میں اسے مچھلیاں کھا جائیں گی یا گھڑیال نگل جائے گا یا پھر خود ہی ڈوب کر مر جائے گا۔

سپاہیوں نے شیر کو پھر کٹہرے میں بند کر دیا۔ شہزادے کو شیر سے الگ کیا اور اسے دریا کی طرف لے چلے، وہ اسے لے کر دریا کے کنارے پہنچے تو شام کا وقت ہو چکا تھا۔ ابھی انھوں نے شہزادے کو دریا میں پھینکا نہیں تھا کہ مغرب کی طرف سے بڑے زور کی آندھی اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے آندھی ان کے سروں سے گزری۔ تقریباً آدھ گھنٹہ تک شائیں، شائیں چلتی رہی۔ ہوا کے جھونکوں کے ساتھ گرد اڑتی رہی۔ جب آندھی ختم ہوئی تو سپاہیوں نے شہزادے کو دریا میں پھینک دیا اور شہر واپس چلے گئے۔

شہزادے کو تیرنا آتا تھا۔ اس نے ہاتھ پاؤں مارے، لیکن دریا کی لہریں بڑے ہی زور کی تھیں۔ شہزادہ لہروں میں تیر نہ سکا اور بے بس ہو کر بہہ چلا۔ اس نے دل ہی دل میں اللہ کو پکارا:

”اے اللہ! موت اور زندگی کا مالک تو ہی ہے۔ میں تجھ سے ہی دعا کرتا ہوں، مجھے اس بڑے دریا سے نجات دے۔“

شہزادہ اس طرح دعا مانگتا ہوا بہتا جا رہا تھا۔ دریا کی لہریں کبھی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اُسے غوطہ دیتیں، کبھی پانی کے اوپر لاتیں۔ اس طرح شہزادے کو بڑی تکلیف ہوتی۔ وہ بہت سا پانی بھی پی گیا تھا۔ قریب تھا کہ وہ بے ہوش ہو جائے، اچانک اس کو ایسے لگا، جیسے وہ کسی چیز میں پھنس گیا ہو۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ دریا کے کنارے کا ایک بڑا سا درخت پانی میں گرا پڑا ہے۔ دریا کا پانی اس کی ٹہنیوں اور پتیوں کے بیچ سے ہو کر جا رہا ہے اور وہ بھی خود اسی درخت کی ٹہنیوں میں الجھ گیا ہے۔ اب شہزادے نے بچنے کے لیے پھر ہمت کی۔ اس نے ایک بڑی ٹہنی کو پکڑ لیا، پھر اس کے سہارے درخت کی جڑ کی طرف چلا۔ موٹی موٹی ٹہنیوں کے سہارے وہ جڑ کے پاس پہنچ گیا۔ رات ہو چکی تھی۔ ساری رات میں وہ اسی درخت کے تنے پر بیٹھا رہا اور اللہ کا شکر ادا کرتا رہا۔ صبح ہوئی تو پھر شہر کی طرف چلا۔ شہر کے لوگوں نے اسے پہچانا تو پوچھا: ''تم کیسے بچے؟'' اس نے کہا کہ میرے رب نے مجھے بچا لیا۔ اگر میرا باپ رب ہوتا تو اب تک وہ مجھے مار چکا ہوتا۔ تم لوگوں کو چاہیے کہ بادشاہ کو رب ماننے سے انکار کر دو۔

شہزادہ تو اس طرح لوگوں کو سمجھا رہا تھا، لیکن ادھر سپاہیوں نے بادشاہ کو خبر کر دی کہ شہزادہ پھر زندہ سلامت شہر میں گھومتا پھر رہا ہے اور آپ کے خلاف لوگوں کو بھڑکا رہا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ سُن کر بادشاہ نے حکم دیا: ''اسے پکڑ لاؤ! اب کی بار میں اسے ایسے طریقے سے ماروں گا کہ وہ زندہ نہیں بچ سکتا۔'' یہ حکم پاکر سپاہی شہزادے کو پکڑنے چلے۔ انھوں نے شہزادے کو پکڑا اور باندھ کر بادشاہ کے پاس لے آئے۔

بادشاہ نے حکم دیا کہ شہزادے کو آگ میں جھونک کر جلا دیا جائے۔ یہ حکم سنا تو سارے درباری ڈر کے مارے کانپنے لگے، لیکن بڑا وزیر کچھ سوچ کر ہنس پڑا۔ بھرے دربار میں اس کا ہنسنا بادشاہ کو بہت بُرا لگا۔ ڈانٹا یہ کیا بدتمیزی ہے؟ میرے سامنے یہ بے ادبی، بتا تو کیوں ہنسا؟

بڑے وزیر نے کہا: ''اے بادشاہ! میں یہ سوچ کر ہنسا کہ آخر تو کیسا رب ہے۔ تیرا حکم بار بار ٹل جاتا ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موت اور زندگی تیرے بس کی بات نہیں ہے تو دو تین بار شہزادے کی جان لینے کا ارادہ کر چکا، لیکن شہزادہ بچ گیا۔

اے بادشاہ! میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ اللہ تو سچ مچ وہ ہے جس نے یہ دنیا پیدا کی اور جس کے حکم پر دنیا کی ہر چیز چل رہی ہے۔ وہی شہزادے کی جان بچا رہا ہے۔ پھر میں یہ سوچ کر ہنسا کہ شاید تو اس بار بھی شہزادے کی جان نہ لے سکے گا۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بڑے وزیر کی یہ بات سنی تو دربار کے کچھ اور لوگ بھی مسکرا دیے لیکن بادشاہ کے ڈر سے انھوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیے اور دیکھنے لگے کہ اب بادشاہ بڑے وزیر کے لیے کیا حکم دیتا ہے۔ اِدھر بادشاہ بڑے وزیر کی بات سن کر غصے کے مارے آپے سے باہر ہو گیا اور حکم دیا کہ:

''اچھا تو لے، تجھے بھی شہزادے کے ساتھ آگ میں جھونکا جائے گا دیکھوں تو، تم دونوں کو کون بچا سکتا ہے؟ سپاہیو! اسے بھی زنجیروں سے جکڑ لو۔''

سپاہی بڑے وزیر کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک ایک گرجدار آواز دربار میں گونجی: ''خبردار اگر کسی نے وزیر صاحب کو ہاتھ لگایا۔''

سارے درباری دیکھنے لگے کہ یہ ڈانٹنے والا کون ہے؟ دیکھا تو فوج کا ایک افسر ''تیغ بہادر'' تلوار سونتے کھڑا تھا اور اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔ افسر فوج کے تین ہزار سپاہیوں پر سردار تھا اور بڑے وزیر کا داماد تھا۔ بڑے وزیر کی باتیں سن کر اس کا بھی ایمان جاگا تو اس نے بھرے دربار میں اعلان کر دیا: ''رب تو وہ ہے جس نے یہ دنیا بنائی اور جس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور اے بادشاہ! تو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہماری ہی طرح کا ایک انسان ہے بادشاہت پا کر گھمنڈ نہ کر، رب بن کر نہ بیٹھ، تیرا بیٹا سچا ہے جس نے ''اللہ'' کو اپنا رب بنایا ہے۔''

تیغ بہادر کی ان باتوں سے دربار میں سنّاٹا چھا گیا۔ درباری یہ سوچ رہے تھے کہ دیکھیں اس کے بارے میں کیا حکم دیا جاتا ہے، مگر بادشاہ تو پہلے ہی بڑا گھمنڈی تھا۔ اس نے فوج کے بڑے افسر (سپہ سالار) کی طرف دیکھا اور حکم دیا کہ اس نمک حرام کو بھی زنجیروں میں جکڑ لو اور اسے بھی ان دنوں کے ساتھ جلا دو۔''

سپہ سالار نے فوراً فوج کے دو سو سپاہی بلا لیے۔ تیغ بہادر اکیلا ہی بھرے دربار میں لڑ کر جان دینے پر تل گیا تھا، لیکن بڑے وزیر نے اسے سمجھایا کہ ''بیٹا! تم اکیلے فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ کو منظور ہے کہ ہم زندہ رہیں تو یہ بادشاہ ہمیں مار نہیں سکتا اور مجھے تو یقین سا ہو رہا ہے کہ اللہ ہمیں ضرور بچا لے گا، تم اس وقت صبر کرو اور اللہ سے دعا کرو۔ وہ اپنے فرشتوں سے ہماری مدد کرے۔''

بڑے وزیر کی یہ نصیحت سنی تو تیغ بہادر نے سر جھکا لیا۔ تلوار میان میں کر لی۔ بڑے وزیر کے ساتھ اسے بھی پکڑ کر زنجیروں میں جکڑ دیا گیا۔

یہ خبر شہر میں بھی پھیل گئی۔ بڑے وزیر کی بیٹی سنجیدہ خاتون نے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھی سنی، پہلے تو وہ گھبرا گئی، لیکن پھر کچھ سوچ کر کہنے لگی:

''سچی بات تو یہی ہے کہ رب تو وہی ہے جس کا حکم نہیں ٹلتا اور جس کے بس میں موت بھی ہے اور زندگی بھی۔''

یہ سوچ کر سنجیدہ خاتون کی گھبراہٹ دور ہوگئی اور وہ سوچنے لگی کہ کوئی ایسا جتن کرنا چاہیے کہ شہزادہ پھر بچ جائے اور اس کے ساتھ میرا باپ اور شوہر بھی زندہ رہے۔ اگر اللہ اس بار ان سب کو موت سے بچا لے تو پھر یقین ہے کہ بہت سے لوگ بادشاہ کو رب ماننے سے انکار کردیں گے۔ بادشاہ کو پھر منہ کی کھانی پڑے گی۔ وزیر زادی سنجیدہ خاتون ان سب کو بچانے کی ترکیب سوچتی ہوئی اللہ سے ان کے سلامت رہنے کی دعا کررہی تھی۔

گھمنڈی بادشاہ نے تینوں کو ایک کوٹھڑی میں بند کروا دیا۔ کڑا پہرہ لگا دیا۔ حکم دے دیا کہ کوئی چڑیا بھی اڑ کر شہزادے، وزیر اور تیغ بہادر تک نہ جانے پائے۔ ان تینوں کے قید ہونے کی خبر شہر بھر میں پھیل گئی۔ بڑے وزیر اور تیغ بہادر کو شہر کے لوگ بہت چاہتے تھے۔ وہ سب بہت بگڑے اور چاہا کہ مل جل کر قید خانے پر دھاوا بول دیں۔ وزیر اور تیغ بہادر کو چھڑا لیں۔ تیغ بہادر تین ہزار فوجی سپاہیوں کا افسر تھا۔ ان سپاہیوں کو اپنے افسر کے قید ہو جانے کا بڑا رنج تھا۔ انھوں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نے بھی چاہا کہ بغاوت کردیں۔ بادشاہ کے خلاف ہو جائیں اور گڑ بڑ شروع کردیں۔ یہ خبر بڑے وزیر کی بیٹی سنجیدہ خاتون کو ہوئی تو اس نے شہر کے سمجھدار لوگوں اور تیغ بہادر کے ماتحت افسروں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: ''اگر آپ لوگ یہ چاہیں کہ بادشاہ سے لڑ کر میرے باپ اور شوہر کو چھڑا لیں تو یہ آپ نہیں کرسکتے۔ بادشاہ کے پاس فوج بہت ہے، اس کا مقابلہ آپ نہیں کرسکتے۔ مفت میں اپنی جانیں گنوا دیں گے۔ میں نے شہزادے، وزیر اور تیغ بہادر کی جان بچانے کی ایک ترکیب سوچ لی ہے، اگر آپ لوگ میرا ساتھ دیں تو امید ہے کہ تینوں کی جان بچ سکتی ہے۔''

لوگوں نے پوچھا: ''وہ کیا ترکیب ہے؟''

سنجیدہ خاتون نے بتایا کہ میں ابھی وہ ترکیب کسی کو نہیں بتاؤں گی۔ آپ مجھ پر بھروسا کریں۔ مجھے پورا پورا یقین ہے کہ میں تینوں کو آگ میں جلنے سے بچالوں گی۔ لوگوں نے کہا: وزیر زادی صاحبہ، اگر اس بار بھی شہزادہ بچ جائے اور بڑے وزیر اور تیغ بہادر بھی زندہ سلامت ہمارے پاس آجائیں تو پھر سارا شہر اور بہت سے فوجی افسر بھی بادشاہ کو رب ماننے سے انکار کردیں گے اور شہزادے کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم آپ کا ساتھ کس طرح

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیں؟"

سنجیدہ خاتون نے کہا: "آپ لوگ ایک کام تو یہ کریں کہ لکڑہاروں کے مکھیا اور قبرستان کے چودہری کو میرے پاس بھیج دیں اور دوسرا کام یہ کریں کہ شہر میں جا کر ہر ایک سے کہنا شروع کر دیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تو ٹلتا نہیں، لیکن بادشاہ کا حکم تین بار ٹل گیا۔ اس نے دوبارہ شہزادے کی جان لینا چاہی، لیکن وہ بچ گیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ اس بار بھی شہزادہ بچ جائے گا، لیکن یہ کام آپ مخفی طور پر کریں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ہڑبونگ کر دیں اور بادشاہ آپ سے کھٹک جائے۔"

لوگوں نے سنجیدہ خاتون کی بات بڑے دھیان سے سنی۔ سب جانتے تھے کہ سنجیدہ خاتون بڑے وزیر کی طرح سمجھدار ہے اور اپنے شوہر تیغ بہادر کی طرح بہادر بھی ہے۔ کسی نہ کسی ترکیب سے سب کو چھڑا لے گی۔ سب نے وعدہ کیا کہ مکھیا اور چودھری کو آپ کے پاس بھیجیں گے اور یہاں سے جاتے ہی ایک ایک سے بار بار وہی کہنا شروع کر دیں گے جو آپ نے بتایا ہے۔ ویسے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ نہ جانے کیسا رب ہے۔ اس نے دو بار شہزادے کی جان لینا چاہی لیکن نہ لے سکا۔ بھلا کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ رب کا چاہا ہوا نہ ہو سکے!

لوگ وزیر زادی کے گھر سے چلے گئے۔ کچھ لوگ لکڑہاروں کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مکھیا اور چودھری کے پاس گئے۔ ان سے کہا کہ تم کو بڑے وزیر کی بیٹی نے بلایا ہے۔ دونوں سنجیدہ خاتون کے پاس پہنچے۔ سنجیدہ خاتون نے دونوں سے الگ الگ ملاقات کی۔ کافی دیر تک ان سے باتیں کیں۔ پھر ہزار ہزار اشرفیوں کی تھیلی ان کو دی۔ دونوں نے سنجیدہ خاتون سے وعدہ کیا کہ جیسا آپ نے کہا ہے ویسا ہی کریں گے۔

لکڑہاروں کا مکھیا اور قبرستان کا چودھری دونوں بڑے وزیر کی بیٹی سنجیدہ خاتون سے مل کر اپنے گھر گئے۔ شام کو مکھیا نے لکڑہاروں کو بلایا انھیں بادشاہ کا حکم سنایا کہ دو دن کے اندر میدان میں لکڑیوں کے ڈھیر لگا دیے جائیں۔ لکڑہاروں نے جواب دیا: ''جیسے بادشاہ کا حکم ہو اور آپ جس طرح بتائیں اس طرح ڈھیر لگا دیئے جائیں گے۔''

مکھیا نے تمام لکڑہاروں کو پانچ پانچ روپے انعام دیا اور کہا کہ مزدوری بھی اچھی خاصی ملے گی۔ دوسرے دن سینکڑوں لکڑہارے جنگل سے لکڑیاں لانے لگے۔ مکھیا نے نشان بنا کر ایک کوٹھڑی کے برابر جگہ بتا دی اور کہا کہ اتنی جگہ چھوڑ کر اس کے آس پاس لکڑیاں اکٹھی کرنا شروع کر دو۔ لکڑہاروں نے ایسا ہی کیا۔ دو دن کے اندر لکڑہاروں نے جنگل کا جنگل کاٹ ڈالا اور میدان میں لکڑیوں کا ایک پہاڑ کھڑا کر دیا۔

شہر کے لوگ یہ سب دیکھنے جاتے تو آپس میں کہتے کہ اب کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بار شہزادہ موت کے منہ سے نہ بچ سکے گا اور اس کے ساتھ بڑا وزیر اور رسالدار تیغ بہادر بھی جلا دیا جائے گا۔ یہ سن کر کچھ لوگ کہتے کہ بھئی! کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ شہزادے کو دو بار کڑی سزا دی گئی پہلی بار شیر نے اسے نہیں کھایا، دوسری بار دریا میں ڈال دیا گیا تو بچ گیا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شہزادے کو بچا رہا ہے اور وہ بچانے والا ہی سچ مچ رب ہے۔ یہ بادشاہ اپنے کو نہ جانے کیوں خدا کہتا ہے! ہم سب نے دیکھا کہ دو بار کوشش کر کے وہ شہزادے کو نہ مار سکا۔ بھائی ہمارا تو یہ خیال ہے کہ شہزادہ اس بار بھی بچ جائے گا اور بھائی! سچی بات یہ ہے کہ اگر اب کی بار شہزادہ بچ گیا تو ہم بھی بادشاہ کو رب ماننے سے انکار کر دیں گے۔

دو دن تک شہر میں اسی طرح کی باتیں ہوتی رہیں۔ تیسرے دن جب بادشاہ نے شہر کے لوگوں کو حکم دیا کہ سب میدان میں اکٹھے ہوں اور شہزادے، اس کے ساتھ بڑے وزیر اور تیغ بہادر کو جلتے دیکھیں۔ سارا شہر دوپہر تک امنڈ آیا، لیکن بڑے وزیر کی بیٹی سنجیدہ خاتون نہ وہاں (میدان میں) تھی نہ اپنے گھر پر۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں گئی۔ ٹھیک دوپہر کو بادشاہ نے حکم دیا کہ شہزادے کے ساتھ بڑے وزیر اور تیغ بہادر کو حاضر کرو اور ان کو لکڑیوں کے اس پہاڑ پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹھیک بیچ میں بٹھا دو۔

یہ حکم سن کر جیل کے داروغہ نے سپاہیوں کو ساتھ لیا اور تینوں کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ بادشاہ نے کہا: ''اے شہزادے، اے میرے بڑے وزیر، اور اے رسالدار تیغ بہادر! تم تینوں اپنی بات سے توبہ کرو۔ اب بھی مجھ کو رب مان لو۔ میں تم کو چھوڑ دوں گا، ورنہ یہ لکڑیوں کا پہاڑ دیکھ لو، تم کو اس پر بٹھا کر آگ لگا دی جائے گی۔ تم تینوں اس طرح جل مرو گے کہ تمھاری راکھ بھی ڈھونڈے نہ ملے گی۔

تینوں نے کڑک کر جواب دیا: ''موت اور زندگی اس رب کے ہاتھ میں ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔ ہم تو اب بھی اپنے اسی رب سے دعا کرتے ہیں۔ ہمیں جو کچھ کہنا ہے اسی سے کہتے ہیں، اگر اس کی مرضی یہی ہے کہ ہم جل مریں تو ہم اسی میں خوش ہیں، لیکن ہمارا دل تو یہ کہتا ہے کہ رب تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور تیرے غرور کو مٹی میں ملا کر رہے گا۔

بادشاہ نے یہ سنا تو سپاہیوں کو اشارہ کیا۔ سپاہیوں نے تینوں کو لکڑیوں کے پہاڑ پر لے جا کر بیچ میں بٹھا دیا اور چلے آئے۔ سپاہیوں کے واپس آتے ہی لکڑیوں کے ڈھیروں میں چاروں طرف سے آگ لگا دی گئی۔ چاروں طرف سے لکڑیاں جلنے لگیں، شہر کے تمام لوگ یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر سہم گئے اور کہنے لگے کہ اب یہ تینوں کیسے بچ سکتے ہیں؟

اب ان کی سنیے! یہ تینوں لکڑیوں پر بیٹھے اللہ سے دُعا کر رہے تھے کہ ''اے ہمارے سچے مالک! ہماری خطاؤں کو معاف کر دے اور ہم سے راضی ہو جا، ہمیں ہمت دے کہ ہم مرتے وقت تک مسلمان رہیں۔ ہم اس وقت بھی جب کوئی ہمارا سہارا نہیں تجھی سے مدد مانگتے ہیں اور تیرے فیصلے پر راضی ہیں۔''

دعا مانگ کر ان کو بڑی تسکین ہوئی۔ لکڑیاں دھڑا دھڑ جل رہی تھیں۔ ان کے پاس لکڑیوں کی آگ آ پہنچی تھی کہ اچانک شہزادے نے دیکھا کہ لکڑیوں کے بیچ میں کوٹھڑی کے برابر جگہ خالی ہے، اس نے بڑے وزیر اور تیغ بہادر کو بتایا کہ اب تینوں اس جگہ کو دیکھنے لگے۔ آگ بالکل ان کے قریب آ چکی تھی۔ آگ کی لپٹیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں۔ ہوا بہت تیز ہو گئی تھی۔ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ اندر سے وہ جگہ پھٹ گئی۔ اس میں سے کئی آدمی کدال اور پھاوڑے سمیت نکلے ان کے ساتھ بڑے وزیر کی لڑکی سنجیدہ خاتون بھی تھی۔

سنجیدہ خاتون نے اب دیر نہیں کی۔ پکاری: ''اللہ کے بندو! گھبرانا نہیں۔ اللہ نے تمھاری سن لی۔ تم فوراً وہاں سے کود پڑو اور ہمارے پیچھے پیچھے یہاں سے نکل بھاگو۔'' یہ کہہ کر سنجیدہ خاتون اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھی، پھر زمین کے اندر چلے گئے۔

سنجیدہ خاتون کے کہنے پر تینوں کود پڑے۔ دیکھا تو اندر سرنگ ہے۔ تینوں سرنگ میں گھس گئے اور بھاگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سرنگ سے باہر نکل گئے۔ باہر پہنچے تو وہاں قبرستان کا چودھری اور بہت سے لوگ کدالیں اور پھاوڑے اٹھائے کھڑے تھے۔ انھوں نے بڑھ کر سلام کیا اور کہا جلدی یہاں سے بھاگیے اور جنگل میں گھس جائیے۔ ہم سب کل آپ کے پاس آئیں گے اور پھر جو اللہ کو منظور ہوگا وہی ہوگا۔

تینوں سمجھ گئے کہ سنجیدہ خاتون اور چودھری کی کوشش سے یہ سرنگ بنائی گئی اور اس طرح اللہ نے ان کو بچا لیا۔

سنجیدہ خاتون اپنے ساتھ کھانا بھی لے گئی تھیں، سنجیدہ خاتون نے انھیں کھانا دے کر جنگل کی طرف رخصت کر دیا اور سرنگ کو مٹی سے بھروا دیا۔ اس کے بعد سنجیدہ خاتون چودھری اور دوسرے لوگوں کو ساتھ لے کر اپنے گھر آئی اور سب کو انعام دیا۔

بادشاہ کو بڑا اطمینان تھا کہ اس نے شہزادے کو آگ میں جلا دیا اور شہزادے کے ساتھ بڑا وزیر، رسالدار تیغ بہادر بھی جل مرے۔ لیکن دوسرے ہی دن جگہ جگہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ شہزادہ، بڑا وزیر اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیغ بہادر تینوں بچ گئے ہیں۔ وہ تینوں جنگل میں ہیں اور بڑے آرام سے ہیں۔ اور کہیں یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ بہت سے لوگ جنگل میں تینوں کو دیکھ کر بھی آئے ہیں، بلکہ یہاں تک ہی نہیں ان لوگوں نے ان سے باتیں بھی کی ہیں۔ ایک جگہ ایک آدمی نے بتایا کہ فوج میں بھی کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ فوج کے آدمیوں نے بھی سنا ہے کہ تینوں زندہ ہیں۔ بہت سے فوجی یہ سن کر جنگل میں چلے گئے اور سب شہزادے کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو گئے ہیں۔

شہر میں جگہ جگہ یہ باتیں ہوئیں تو لوگوں کے کان کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اگر سچ مچ اب کی بار شہزادہ بچ گیا تو بڑے تعجب کی بات ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ تینوں بچ کیسے گئے؟ اتنی بڑی اور بھیانک آگ سے کوئی کیسے بچ سکتا ہے؟ اور بھئی اگر وہ زندہ ہیں تو پھر اب ماننا چاہیے کہ یہ بادشاہ جھوٹا ہے، یہ رب نہیں اور نہ اس کے بس میں موت ہے اور نہ زندگی۔ موت اور زندگی کا مالک وہی ایک اللہ ہے۔

اس طرح کی باتیں شہر میں اڑیں تو بہت سے لوگ جنگل کی طرف چلے کہ دیکھیں یہ باتیں ٹھیک ہیں یا غلط۔ جا کر دیکھا تو شہزادہ، بڑا وزیر اور تیغ بہادر زندہ تھے اور بہت سے سپاہی ان کے ساتھ موجود تھے۔ یہ دیکھ کر لوگ واپس آئے اور ان لوگوں نے گھر گھر یہ بات پہنچا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دی اور اب بچہ بچہ یہ کہہ رہا تھا کہ یہ بادشاہ جھوٹا ہے۔ یہ رب نہیں، رب تو وہ ہے جس کے ہاتھ میں زندگی اور موت ہے۔ جس نے اس دنیا کو بنایا ہے اور جو سب کو روزی دیتا ہے۔

اب لوگ سوچنے لگے کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ بادشاہ بھی تو یہ سب سنے گا۔ بادشاہ شہزادے کو زندہ تو چھوڑ نہیں سکتا، لیکن اب کی بار اگر شہزادے کو پکڑا تو پھر ہم سب بادشاہ سے ہی لڑ پڑیں گے۔ شہر والے اس طرح سوچ رہے تھے۔

اب بادشاہ کا حال سنیے! وہ دربار میں کہہ رہا تھا کہ جو مجھ کو رب نہ مانے اس کو اس طرح جلا دوں گا، جیسے شہزادے، بڑے وزیر اور تیغ بہادر کو جلا دیا۔

بادشاہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک سپاہی نے ایک خط اس کے سامنے پیش کیا۔ بادشاہ نے درباری کی طرف اشارہ کیا کہ خط پڑھیے! درباری نے خط پڑھنا شروع کیا۔ خط میں لکھا تھا:

”ہم یہ خط اللہ کے نام سے شروع کرتے ہیں۔ یہ خط اللہ کے بندوں کی طرف سے ہے اور اس جھوٹے بادشاہ کے نام ہے جو اپنے آپ کو رب کہلواتا ہے۔ اے بادشاہ، سن لے! ہم میں سے ایک تیرا بیٹا ہے جس نے تجھے رب نہ مانا اور جسے تو نے تین بار موت کے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

گھاٹ اتارنا چاہا، لیکن رب نے اسے بچا لیا اور دوسرا تیرا بڑا وزیر اور تیسرا تیری فوج کا رسالدار تیغ بہادر ہے۔ اللہ کے فضل سے ہم تینوں زندہ ہیں اور ہمارے آس پاس تیری فوج کے سپاہی اور شہر کے لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور سب ہمارا ساتھ دینے پر تیار ہیں۔

یہ خط ہم تیرے نام اس لیے لکھ رہے ہیں کہ اگر تو اب بھی سمجھ جائے، توبہ کر لے اور اللہ کا بندہ بن کر رہے تو ہم تیرا ساتھ دینے کے لیے تیار ہیں اور اگر تو اب بھی تکبر کرے گا اور اپنے کو رب کہلوائے گا تو پھر تجھ پر جلد ہی اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ تیرے دربار میں ہمارا سلام ہر اس شخص کو پہنچے جس نے اللہ کے دین کا راستہ پا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک اور بادشاہ مانتا ہے۔"

درباری خط پڑھ کر چپ ہو گیا تو بادشاہ غصے کے مارے کانپنے لگا۔ وہ گرجا: "یہ جھوٹ ہے، اس آگ سے وہ بچ ہی نہیں سکتے۔ یہ خط بناوٹی اور جعلی ہے۔ جاؤ! اس آدمی کو پکڑ کر لاؤ جو یہ خط دے گیا ہے۔"

یہ حکم سن کر سپاہی تو اس آدمی کو پکڑنے گیا۔ بادشاہ نے یہ خط ایک وزیر کو دے دیا۔ اس وزیر نے خط کے نیچے شہزادے اور تیغ بہادر کے دستخط دیکھے تو وہ پہچان گیا۔ دستخط پہچان کر وہ مسکرایا۔ اس کا مسکرانا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کو برا لگا۔ بادشاہ نے اُسے ڈانٹا یہ کیا بدتمیزی کی بات ہے کہ تو مسکراتا ہے۔ ایسے ہی موقع پر بڑا وزیر مسکرایا تھا تو میں نے اسے جلا دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تیری بھی موت قریب ہے۔"

یہ سن کر چھوٹا وزیر ہنسنے لگا اور بولا: "اے بادشاہ! میں نے پہچان لیا۔ خط میں تینوں کے دستخط ہیں۔ وہ تینوں سچ مچ زندہ ہیں اور تو جھوٹا خدا ہے۔ موت اور زندگی تیرے بس میں نہیں اور تو کیسا خدا ہے کہ تجھے یہ بھی خبر نہیں کہ تیرے شہر میں کیا ہورہا ہے۔ میں کل شام ہی سے یہی باتیں سن رہا ہوں، تیری فوج کے دس ہزار سپاہی رات کو جنگل کی طرف نکل گئے اور اب بھی جارہے ہیں، تو اب اپنی خیر منا۔

یہ کہہ کر چھوٹا وزیر خاموش ہوگیا۔ بادشاہ کو یہ سن کر اور بھی غصہ آیا۔ اس نے حکم دیا کہ "چھوٹے وزیر کو قید کرلو اور یہیں میرے سامنے قتل کردو۔"

یہ حکم سن کر جلاد آگے بڑھا، لیکن جیسے ہی اس نے چھوٹے وزیر کا ہاتھ پکڑا ایک تلوار جلاد کی گردن پر پڑی اور جلاد کا سر کٹ کر دور جاگرا۔ یہ دیکھ کر دربار میں سناٹا چھا گیا۔ لوگ ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ فوج کا ایک افسر تلوار سونتے کھڑا تھا، اس کی تلوار سے جلاد کی گردن کا خون بہہ رہا تھا اور وہ کہہ رہا تھا: "خبردار! اگر کسی نے چھوٹے وزیر کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرف بری نگاہ سے دیکھا۔ میری سمجھ میں اچھی طرح یہ بات آ گئی ہے کہ بادشاہ جھوٹا ہے اور شہزادہ جنگل میں زندہ ہے۔

یہ حال دیکھ کر بادشاہ نے تلوار نکال لی۔ اس کا تلوار نکالنا تھا کہ دربار کے اور بہت سے لوگوں نے بھی تلواریں کھینچ لیں اور چھوٹے وزیر اور افسر کی طرف جھپٹے، لیکن دربار میں کچھ ایسے لوگ بھی تھے جن کی سمجھ میں بات آ چکی تھی۔ یہ لوگ چھوٹے وزیر اور افسر کی طرف سے لڑنے کو تیار ہو گئے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے فوج کو بلانے کا حکم دیا، لیکن بہت کم فوج بادشاہ کی مدد کو آئی۔ سپہ سالار نے آ کر کہا کہ حضور! آدھی سے زیادہ فوج جنگل کی طرف جا چکی ہے اور لڑائی کا سامان بھی لے جا چکی ہے، اب آپ جو حکم دیں۔

یہ سن کر بادشاہ گھبرایا اور سپہ سالار کو حکم دیا کہ چھوٹے وزیر اور اس کے طرف داروں کو گھیر لے اور انھیں قید یا قتل کر دے۔

یہ حکم دے کر بادشاہ محل میں چلا گیا اور یہاں دربار میں فوج اور چھوٹے وزیر کے طرف داروں میں تلواریں چلنے لگیں۔

یہ خبر شہر والوں کو ہوئی تو شہر والوں میں سے بہت سے لوگ آ کر چھوٹے وزیر کی طرف سے لڑنے لگے۔ دو تین گھنٹے تک تلواریں چلتی رہیں۔ تیسرے پہر کیا دیکھتے ہیں کہ جنگل کی طرف سے شہزادہ، بڑا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وزیر اور تیغ بہادر گھوڑوں پر سوار چلے آ رہے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں تلواریں ہیں اور ان کے پیچھے بہت سی فوج ہے اور شہر کے ہزاروں آدمی بھی ساتھ ہیں۔ اور ان سب سے آگے بڑے وزیر کی بیٹی سنجیدہ خاتون ہے۔ سنجیدہ خاتون بلند آواز سے کہہ رہی تھی:

''صاحبو! اللہ تعالیٰ تو وہ ہے جس نے سب کو پیدا کیا، جو سب کو روزی دیتا ہے، جس کے ہاتھ میں موت بھی ہے اور زندگی بھی۔ لوگو! تمھارا بادشاہ جھوٹا ہے، اس نے تین بار شہزادے کو مارنا چاہا لیکن اللہ نے شہزادے کو بچالیا۔ یہ دیکھو ہمارے ساتھ شہزادہ موجود ہے۔''

سنجیدہ خاتون کی باتیں سنیں اور شہزادے کو زندہ سلامت دیکھا تو شہر کے لوگ اُدھر بڑھے، انھوں نے شہزادے کو سلام کیا۔ شہزادہ، بڑے وزیر اور فوج کے ساتھ آگے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ وہ اسی طرح جلدی سے دربار تک پہنچا تو دیکھا کہ وہاں جنگ ہو رہی ہے۔ لڑائی دیکھ کر شہزادے نے پکارا:

''میں ہوں اللہ کا وہ بندہ جسے تمھارے بادشاہ نے تین بار موت کی سزا دی، لیکن میرے اللہ نے مجھے بچالیا، کیا اب بھی تم نہیں سمجھے کہ تمھارا بادشاہ جھوٹا ہے۔''

شہزادے کی یہ پکار سنی تو دونوں طرف کے لڑنے والوں نے اس

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی طرف دیکھا۔ سب کے سب ہکا بکا کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ سپہ سالار شہزادے کو دیکھ کر مسکرایا۔ اس نے فوج کو حکم دیا کہ شہزادے کو سلامی دو۔ ساری فوج نے سلامی دی۔ اس کے بعد سب نے مل کر محل کو گھیر لیا۔

اس کے بعد شہزادہ، بڑا وزیر، چھوٹا وزیر، سپہ سالار، رسالدار تیغ بہادر اور فوج کے کچھ بڑے بڑے افسر محل میں داخل ہوئے، محل کے سپاہیوں نے روکا تو ان کو پکڑ لیا گیا، پھر سب بادشاہ کے پاس پہنچے، وہ ان سب کو آتے دیکھ کر گھبرا گیا۔ چاہا کہ بھاگے لیکن سب نے اسے گھیر کر پکڑ لیا۔ بڑے وزیر نے بڑھ کر سمجھایا کہ اے بادشاہ! کیا تیری سمجھ میں اب بھی نہیں آیا کہ رب تو وہ ہے جس نے سب کو پیدا کیا اور موت اور زندگی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ تو تو ہم سب کی طرح ایک بندہ ہی ہے۔ تجھے تو یہ نہیں معلوم کہ تیرے خلاف شہر میں کیا ہو رہا ہے؟ رب تو وہی ہو سکتا ہے جس کو پوشیدہ، ظاہر سب معلوم ہو۔

اے بادشاہ سن! اگر تو اب بھی توبہ کر لے تو ہم سب تجھ کو اپنا بڑا ماننے کو تیار ہیں اور تو نہ مانا تو اب تجھے قتل کر دیا جائے گا۔"

بڑے وزیر کی باتیں سنیں اور اپنے کو دوسروں کے ہاتھوں میں قید دیکھا تو بادشاہ کے ہوش ٹھکانے آ گئے، اس نے سر جھکا لیا، پھر کچھ دیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعد کہنے لگا: سچ مچ یہ میری بھول تھی۔ اب میں توبہ کرتا ہوں اور مانتا ہوں کہ رب تو وہ ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے، جو ہم سب کو روزی دیتا ہے اور جس کے ہاتھ میں موت بھی ہے اور زندگی بھی۔ میں سب کے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں بھی اس کا ایک بندہ ہوں اور اب میں اسی کے حکم پر چلوں گا۔ اور اے صاحبو! سن لو اب مجھے بادشاہ ہونے کی لالچ نہیں، اب میں اپنی باقی زندگی اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کروں گا۔

یہ کہہ کر بادشاہ چپ ہوگیا۔ اب شہزادہ آگے بڑھا اور باپ سے لپٹ کر رونے لگا۔ بادشاہ نے اسے گلے لگا لیا اور وہ بھی رونے لگا۔ اس کے بعد بڑا وزیر آگے بڑھا، بادشاہ نے اسے بھی گلے لگا لیا اور وہ بھی رونے لگا۔ اس کے بعد رسالدار تیغ بہاور آگے بڑھا، بادشاہ نے اسے بھی گلے لگا لیا اور پھر ایک ایک سے ملا اور سب لوگوں نے جمع ہوکر اسی وقت شہزادے کو بادشاہ بنادیا۔ بادشاہ نے اپنے سر کا تاج اتار کر شہزادے کے سر پر رکھا اور خود محل میں جا کر اللہ کی عبادت میں مصروف ہوگیا۔

❋❋❋

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ولی کا سایہ

14 اگست کی تاریخ تھی۔ ہمارے کالج میں آزادی کا دن بڑے جوش اور دھوم دھام سے منایا گیا تھا۔ پرنسپل صاحب نے دوسرے پروگراموں کے ساتھ ایک جلسہ بھی کیا تھا۔ اس جلسے میں مجھے تقریر کرنا تھی۔ میں نے اپنی تقریر سوچ کر اچھی طرح تیار کر لی تھی اور اسے لکھ کر ماسٹر صاحب سے اصلاح بھی کرا لی تھی اور اسے زبانی یاد بھی کر لیا تھا۔ میری تقریر کی اصل بات یہ تھی کہ ہم انگریز کی غلامی سے تو آزاد ہو گئے لیکن جب تک غریبی سے چھٹکارا نہ پاسکیں گے اس وقت تک سچ مچ آزاد نہیں کہلا سکتے۔ اس کے لیے ہمیں غریبوں کو سہارا دینا ہوگا، انھیں مدد دے کر اپنے برابر لانا ہوگا، تبھی ہم کامیاب ہوسکیں گے۔

میں 14 اگست کی صبح بہت خوش تھا۔ میں نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بار بار تقریر کی مشق کر لی تھی اور مجھے امید تھی کہ آج سب سے بڑا انعامی تمغہ میں حاصل کروں گا۔ میں نے صبح سویرے غسل کیا اور پھر سوچنے لگا آج کونسا سوٹ پہن کر جلسے میں جاؤں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں نے اپنا بہترین سوٹ نکالا ہی تھا کہ کریمن دوڑتی ہوئی میرے کمرے میں آئی، وہ بہت ہی بدحواس اور گھبرائی ہوئی تھی۔ اس نے خوشامد کرتے ہوئے کہا:

”شوکت میاں تمھارے پاس سائیکل ہے دوڑ کر شہر سے دوا لا دو، شبراتی لب دم ہے۔“

اس وقت کریمن کا آنا مجھے بہت برا لگا۔ میں اپنے ٹھاٹ کی دھن میں تھا، میں نے اسے جھڑک دیا:

”مجھے فرصت نہیں، کسی اور سے منگوا لو۔“

”بیٹا ابھی تو تمھارے کالج جانے میں کافی وقت ہے، دوبارہ شہر جا کر آ جاؤ گے......۔“

کریمن کچھ اور کہنے والی تھی لیکن میں نے اسے دھکے دے کر کمرے سے باہر نکال دیا۔

”ہونھ، جیسے اس کا نوکر ہوں، چلی ہے بڑی حکم جتانے والی، میں آج اپنی تقریر کے بارے میں سوچوں یا دوا لینے جاؤں، بھاگم بھاگ میں تھک جانے سے کیا تقریر کر سکوں گا۔“

میں نے اپنا بہترین سوٹ پہن لیا۔ اس دن امی جان نے انڈوں کا حلوا، بھنا ہوا پیازی قیمہ اور پراٹھے تیار کرائے تھے، میں نے انھیں کھایا،

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چائے پی اور گھڑی دیکھی تو نو بجنے والے تھے، میں کھا پی کر اپنی سائیکل کے پاس آیا اس کے ٹائروں کی ہوا دیکھی، وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھی۔ میں نے جیب سے ایک بار پھر اپنی لکھی ہوئی تقریر نکالی اور اس پر نظر ڈالتے ہوئے سائیکل لے کر کالج کی طرف چل دیا۔ میں تقریر کو رٹتا ہوا خوش خوش جا رہا تھا۔

شہر میرے گاؤں سے چار میل کے فاصلے پر ہے۔ پکی سڑک تو نہیں لیکن راستہ پھر بھی اچھا ہے۔ برسات میں کیچڑ تو ضرور ہو جاتی ہے مگر کنارے کنارے راستہ باقی رہتا ہے۔

میں کنارے کنارے ہی جا رہا تھا کہ اچانک بادلوں کی گھڑ گھڑاہٹ سنی، میں اپنی تقریر کی دھن میں تقریباً آدھا راستہ طے کر چکا تھا لیکن میرا دھیان اس طرف نہیں گیا ہوا تیز ہو رہی ہے اور بادل چھا گئے ہیں۔ بادلوں کی گرج سنی تو میں نے آسمان کی طرف دیکھا اور سائیکل تیز کر دی، سامنے دیکھا تو محمود بھاگم بھاگ شہر کی طرف جا رہا تھا۔ میں دو منٹ میں اس کے پاس پہنچا پانی برسنے لگا تھا۔

محمود کے پاس پہنچا تو اس نے مجھے سلام کیا اور کہا: ”شوکت میاں، شوکت میاں! پیچھے بٹھا لو مجھے، شبراتی کے لیے دوا لانی ہے یوں میں کچھ جلدی پہنچ جاؤں گا۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”ہونھ، یہ خوب رہی میں خود ہی مصیبت میں پھنس گیا ہوں، نہ جانے کیسے کالج پہنچ سکوں گا اور میرا سوٹ بھی میلا ہو جائے گا۔“

میں نے ”ہونھ“ کر کے سائیکل کو اور تیز چلانے کے لیے بھرپور زور لگایا۔ اچانک چین اتر گئی، میں نے اتر کر چین چڑھائی اور پھر سوار ہوکر چلنے لگا۔ کچھ دیر بعد دیکھا تو اس کی فری وہیل فیل ہو گئی ”اب مصیبت آئی۔“ بے اختیار میری زبان سے نکلا۔ میں پریشان ہونے لگا۔ اب پیدل چلنا اور ساتھ ہی سائیکل کو لے کر چلنا میرے لیے جان کا جنجال ہو گیا۔ سب سے زیادہ افسوس مجھے سوٹ کا تھا جو خراب ہو رہا تھا، محمود بھاگتا آ رہا تھا، جیسے ہی وہ میرے قریب پہنچا تو کہنے لگا: ”کیا ہوا شوکت میاں؟“ میں نے کھسیانا سا ہو کر کہا: ”فری وہیل فیل ہو گئی ہے۔“ محمود نے میری پریشانی سمجھ لی اور کہنے لگا: ”شوکت میاں سائیکل مجھے دے دو، میں اسے لے آتا ہوں، تم جلدی جاؤ تمھارے کالج کا ٹائم جا رہا ہے، سنا ہے آج تم تقریر کرنے والے ہو۔

”ہاں محمود! مگر اب بہت پریشان ہوں میرے سوٹ کا ستیاناس ہو گیا، سمجھ میں نہیں آتا اب واپس جاؤں یا کیا کروں؟“

”واپس جا کر کیا کرو گے، میں شبراتی کی دوا لے کر ابھی واپس

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جاؤں گا اور تمھاری سائیکل مرمت کے لیے دے دوں گا، جب تک میں دوا لوں گا مرمت ہو جائے گی، پھر میں اسی پر گاؤں جا کر تمھارا دوسرا سوٹ لا کر دے دوں گا، یہ لو تم میری چادر لے لو اسے باندھ کر سوٹ سکھانے کے لیے ڈال دینا میں ابھی گیا اور ابھی آیا۔"

"اچھا تو تم میرا دوسرا سوٹ لا دو گے!"

"کیوں نہیں، اپنے بھائی کی مدد کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔"

"شاباش محمود، میں نے اسے شاباش دی اور پانچ روپے کا نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کا کیا ہو گا شوکت میاں؟"

"کچھ سائیکل کی مرمت کے لیے دے دینا، باقی تم رکھ لینا۔"

"میں کس بات کے لے لوں؟"

"یہ تمھارے اس احسان کا بدلہ ہے جو آج تم میرے ساتھ کرو گے۔"

محمود کہنے لگا: "بدلہ تو میں اللہ سے لوں گا، مزدوری تم کسی اور کو دینا۔" وہ سائیکل لے کر بھی مجھ سے تیز چل رہا تھا۔ حالانکہ وہ مجھ سے زیادہ نہ تو تگڑا تھا اور نہ طاقتور بلکہ وہ مجھ سے عمر میں بھی چھوٹا تھا۔ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ میری عادت پیدل چلنے کی نہ تھی، وہ بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے گاؤں کا رہنے والا تھا، وہ زیادہ پڑھا لکھا تو نہ تھا مگر اس وقت اس نے مجھ پر جو احسان کیا، اس سے ذرا میرا دل اس کی طرف مائل ہوا لیکن پھر میں نے کہا: ”ہونھ“ میں گاؤں کے رئیس کا لڑکا اور محمود ایک کسان کا، ہم بڑے آدمی اور کسان تو کسان ہی ہے اور ویسے بھی ان چھوٹوں کا کام ہی یہ ہے کہ وہ ہمارا کام کریں۔ ابا جان تو اس طرح کی بیگار لیا ہی کرتے ہیں۔

میں یہی سوچتا ہوا محمود کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور میرے اوپر اس کی دی ہوئی چادر تھی۔ اچانک ایک طرف دیکھا تو ایک بوڑھا اور کمزور آدمی جو آگے جا رہا تھا لڑکھڑا کر ایک گڑھے میں جا گرا، محمود مجھ سے آگے تھا۔ وہ سائیکل ایک درخت کی جڑ کے پاس رکھ کر جھپٹا اور گڑھے سے بوڑھے کو نکالنے لگا مگر بوڑھا اس سے نکل نہیں رہا تھا۔ جب میں پاس پہنچا تو نہ جانے میں کیوں ہنس پڑا اور آگے بڑھنے کو تھا کہ محمود بول پڑا: ”شوکت میاں! ذرا سہارا دے دو تو میں اس غریب کو نکال لوں۔“

”یعنی میں تمھاری طرح گڑھے میں اتروں، شجاعت علی خاں کا بیٹا اب پاسی چماروں کو گڑھے سے نکالے۔“

تو کیا ہوا، شوکت میاں! انسان انسان کے کام آتا ہے، یہ تو

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بڑے ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ خوش ہو گا اور دیکھو شوکت میاں! بڑائی تمھارے اس بہترین سوٹ میں اور تمھارے چونے اور اینٹ کے بنے ہوئے محل میں نہیں ہے اور نہ اس میں ہے کہ تم شجاعت علی خاں کے بیٹے ہو۔ بڑائی اس میں ہے کہ تم اللہ کے بندوں سے کتنی ہمدردی رکھتے ہو۔ شوکت میاں تم نے پڑھا ہو گا:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّ و بیاں

میں نے اب بھی سنی ان سنی کر دی اور آگے بڑھ گیا، محمود نے جو شعر سنایا تو مجھے بہت پسند آیا، میں نے اسے یاد کر لیا اور سوچا کہ اسے اپنی تقریر میں کسی نہ کسی جگہ ضرور پڑھوں گا جس سے سننے والے پھڑک اٹھیں گے۔

میں آگے بڑھ گیا اب کالج کی عمارت صاف دکھائی دے رہی تھی۔ کالج بس یہی پانچ چھ کھیت دور تھا اور بارش موسلا دھار برس رہی تھی، جس کی وجہ سے ہوا کے جھونکوں سے قدم آگے بڑھانا مشکل تھا۔ میں نے اپنے گاؤں کے لنگڑے اہیرے کو دیکھا۔ وہ دودھ لیے جا رہا تھا۔ اچانک اس کا پاؤں پھسلا اور دھڑام سے گرا، دودھ کا ڈبہ اس کے ٹخنے پر آ پڑا اور اسے سخت چوٹ آ گئی۔ وہ چوٹ کھا کر چیخا: ہائے......

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جبکہ میں درد دل والا شعر پڑھتا جا رہا تھا۔ مڑ مڑ کر دیکھ رہا تھا۔ محمود نے بڈھے کو کسی نہ کسی طرح نکال لیا تھا اور اسے میری سائیکل پر بٹھائے آ رہا تھا۔ اب لنگڑے اہیر کی چیخ سن کر نہ جانے کیا ہوا کہ میں اپنا کوٹ پتلون بھولا، مجھے یہ بھی یاد نہ رہا کہ میں شجاعت علی خاں کا بیٹا ہوں۔ میں جھٹ بڑھا اہیر کے پاس پہنچا، وہ اب اٹھ کر چل نہیں سکتا تھا "ہائے، ہائے" چیخ سن رہا تھا، اس وقت نہ جانے کون سی قوت مجھے اس کی مدد کے لیے ابھار رہی تھی۔ آخر میں نے اہیر کو اٹھا کر پیٹھ پر لاد لیا، اس کا ڈبہ اٹھایا اور اسی طرح لشتم پشتم آگے بڑھا، نہ جانے یہ طاقت میرے جسم میں کہاں سے آ گئی تھی!!

دو تین کھیت ہی چلا تھا کہ بارش بند ہوگئی اور بادل چھٹنا شروع ہو گئے۔ میں نے دیکھا پرنسپل محمد احمد خاں صاحب کالج کی چھت پر کھڑے بارش کا نظارہ کر رہے تھے۔ انھوں نے مجھے دیکھا، ان کے ساتھ کچھ ٹیچر اور لڑکے بھی کھڑے تھے۔ انھوں نے میری طرف اشارہ کیا اور ان سب سے کچھ کہا۔ میں نے دیکھا کہ کالج میں لڑکے اور ٹیچر ادھر ادھر دوڑنے لگے، پھر کچھ میری طرف دوڑتے ہوئے آئے، سب سے پہلے بشیر اور پرکاش میرے پاس پہنچے پرکاش نے کہا: "ارے یار تم دیوتا کب سے ہوگئے؟" بشیر نے کہا یار تم تو پورے ولی نکلے، ابھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابھی پرنسپل صاحب نے تم کو دیکھ لیا ہے۔''

''میں 'ولی' تو نہیں۔'' میں نے بشیر سے کہا اور لنگڑے اہیر کو پیٹھ پر ذرا اور سنبھال لیا۔

''اچھا 'ولی' نہیں تو اس وقت تم پر کسی ولی کا سایہ ضرور پڑ گیا۔'' بشیر نے کہا اور اس نے میرے ہاتھ سے دودھ کا ڈبہ لے لیا۔

میں نے کہا: ''ہاں، یہ ہوسکتا ہے، اس وقت ایک ولی ہی کا سایہ ہے۔'' اور پرکاش کے کہنے پر لنگڑے اہیر کو اس کے حوالے کر دیا، پرکاش نے مجھ سے کہا: تم کو پرنسپل صاحب نے اپنے کمرے میں بلایا ہے۔

''مگر بھائی وہ ولی کہاں ہے جس کا سایہ اس وقت تم پر پڑا ہے؟'' بشیر نے پوچھا۔ ''وہ پیچھے آ رہا ہے۔'' میں نے پیچھے مڑ کر محمود کی طرف اشارہ کیا۔

❋❋❋

www.KitaboSunnat.com

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بے عمل اور ریاکار راہب

وہ جلد سے جلد شہر پہنچ کر اجتماع عام میں شریک ہونا چاہتے تھے۔ انہوں نے سوچا تھا کہ شام تک شہر کے اندر داخل ہو جائیں گے۔ امیر شہر کے یہاں دعوت کھائیں گے۔ رات کی پُر سکون فضا میں آرام کر کے سفر کی تکان مٹائیں گے۔ پھر دوسرے دن کارکنوں کے خاص اجتماع میں اپنے حلقۂ مشرق وسطیٰ کی تبلیغی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کریں گے۔ اپنے گزشتہ منصوبے کا جائزہ لیں گے اور آئندہ کے لیے منصوبہ بنائیں گے۔ وہ سب ملا کر مشرق وسطیٰ کے چالیس نمائندے تھے جو مراکش میں ہونے والے ایک عظیم مسیحی اجتماع میں شرکت کرنے کے لیے جا رہے تھے، ان کے ساتھ ایک خدمت گار بڑھیا بھی تھی جسے انہوں نے اس کی درخواست پر ساتھ لے لیا تھا۔

چلتے چلتے انہوں نے محسوس کیا کہ دوپہر کے بعد سورج کی رفتار معمول سے زیادہ تیز ہوگئی ہے۔ انہیں اندیشہ ہوا کہ شام تک شہر میں نہ پہنچ سکیں گے الا یہ کہ سب تیز چلیں ...... امیر سفر نے سب کو تیز چلنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا حکم دیا۔ رواں دواں قافلے نے اپنی رفتار بڑھانے میں پوری قوت لگا دی۔ خدمت گار بڑھیا بھی پیچھے پیچھے سب کے ساتھ تھی۔ اس کے لیے مشکل یہ بھی تھی کہ وہ کئی مبلغین کا سامان بھی سر پر لادے ہوئے تھی۔ وہ بار بار بہت پیچھے رہ جاتی اور اس کے لیے سب کو ایک لمحہ ٹھہر جانا پڑتا۔ وہ دل میں تو خوش ہوتے کہ اس بہانے ستانے اور دم لینے کے لیے کچھ موقع مل جاتا ہے لیکن جب امیر سفر بڑھیا کو ڈانٹتا تو سبھی اپنے امیر کی تائید میں اس ضعیف کو برا بھلا کہنے لگتے۔ بڑھیا انہیں دعائیں دیتی اور پیچھے پیچھے گھسٹتی جاتی۔

اس طرح سب مراکش کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔ عصر کے وقت اچانک سب نے ایک عجیب سی بھیانک آواز سنی، مبلغ گھبرا گئے۔ پھر ایک زبردست دھماکا ہوا۔ انہوں نے اسے بھونچال محسوس کیا۔ انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے زمین نے گردش کرتے کرتے اپنا محور چھوڑ دیا ہو۔ زمین کی یہ کیفیت صرف چند لمحے ہی رہی۔ ان لمحوں کے گزر جانے کے بعد سب نے دیکھا کہ سورج کی چمک دمک ماند پڑنے لگی۔ جھلسا دینے والی ہوا کے تیز جھونکے سرد ہونے لگے۔ دیکھتے دیکھتے بادل گھر آئے، پھر تاریکی اتنی بڑھی کہ راستہ چلنا دوبھر ہو گیا۔ امیر سفر نے حکم دیا کہ اس عذاب سے بچنے کے لیے سامنے والے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منہدم معبد میں پناہ لو۔ اس کے حکم کے ساتھ سب اسی طرف لپکے اور کسی نہ کسی طرح معبد کی ایک کوٹھری میں گھس گئے۔ مڑ کر دیکھا تو محسوس کیا جیسے ساری کائنات بحر ظلمات میں ڈوبی جا رہی ہو۔

اس کے بعد کالی گھٹاؤں کے غول سارے آسمان پر چھا گئے، بونداباندی شروع ہو گئی اور پھر موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ گھنگھور گھٹاؤں میں بجلیوں کی کڑک اور چمک اور بادلوں کی دل ہلا دینے والی گرج پیدا ہو گئی۔ بجلیاں اس تیزی سے کوندنے لگیں جیسے آسمان پر عذاب کے فرشتے تلواریں چمکا رہے ہوں۔

مبلغ معبد کے کونوں میں دبک گئے۔ بڑھیا کو دروں کے سامنے جگہ مل گئی۔ وہ کانپتی ہوئی اپنے سامان کے بیچ بیٹھ گئی، گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے جکڑ لیا کہ وہ خود ایک گٹھڑی سی بن کر رہ گئی۔ اندھیرا ایسا تھا کہ کوئی کسی کو دیکھ نہ سکتا الا یہ کہ بجلی کوندتی اور اس لمحے وہ ایک دوسرے کو دیکھ لیتے۔

کچھ دیر کے بعد امیر سفر نے چقماق سے قندیل روشن کی۔ اس نے کوئی وظیفہ زیر لب پڑھا اور اپنے پورے راہبانہ جاہ و جلال کے ساتھ گویا ہوا:

"میرے مسیحی بھائیو! نہ تو یہ صحرائی آندھی ہے، نہ ریگستانی بارش اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ یہ عام طوفان ہے۔ دیکھو مجھ سے کوئی کہہ رہا ہے کہ کوندنے والی یہ غضبناک بجلیاں، یہ گڑگڑانے والے دندناتے اور دل ہلانے والے بادل اور یہ بحرِ ظلمات سے زیادہ تاریک رات، سب کے سب مل کر قدرت کے شدید انتقامی ردعمل کو ظاہر کر رہے ہیں۔ مسیحی بھائیو! یہ عتابِ الٰہی ہے، قہرِ خداوندی ہے، آسمانی عذاب ہے جو ہم پر نازل کیا گیا ہے۔ ہم چالیس ساتھیوں میں ضرور کوئی گنہگار ہے جس کے گناہوں کی پاداش میں آسمانی غضب نازل کیا گیا ہے۔ بتاؤ! ہم میں وہ کون گنہگار بندہ ہے؟''

رئیس المبلغین کی یہ تقریر سن کر سب رونے لگے اور اپنی اپنی جگہ سمٹ گئے۔ اس نے پھر گرج کر کہا: ''آسمانی عذاب تمہارے رونے سے ٹل نہیں سکتا، بتاؤ ہم میں کون گنہگار ہے؟ دیکھو بد روحیں اس کے گناہوں پر قہقہے لگا رہی ہیں۔ موت کی پیاسی بجلیاں اس گناہگار کا خون پینے کے لیے بے قرار ہیں۔ ضرور ہم میں کوئی گناہ گار ہے، اسے سزا ملنی ہے۔ دیکھو سنو! میرا فیصلہ یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو باری باری میدان میں جانا ہوگا۔ معبد کا طواف کرنا ہوگا اور پھر وہ سامنے والا کنواں چھو کر آنا ہوگا تاکہ جو گناہگار قابلِ عتاب ہو، قضا اسے آ دبوچے اور باقی محفوظ اور مامون رہیں ورنہ صرف ایک گناہ گار کے لیے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم سب کو نشانۂ عذاب بننا ہو گا۔ خدا کا قہر ہم سب پر نازل ہو گا۔ موت ہم سب کو فنا کر دے گی۔ بتاؤ پہلے کون معبد سے باہر جائے گا؟''

امیر المبلغین سب کو بغور دیکھنے لگا۔ کچھ دیر کے بعد بولا: ''تم سب کو اپنی جانیں پیاری ہیں، اچھا لو سب سے پہلے میں جاؤں گا اور دیکھو، یہ میرے پیروں کے پاس میرا بستر ہے، اگر میں اس عتاب کی نذر ہو جاؤں تو یہ بستر میرے ورثاء تک پہنچا دینا، یہ میری وصیت ہے کہ اسے کھولا نہ جائے اور دیکھو میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ خدا نے مجھے جو علم دیا تھا، میں نے اسے پھیلانے میں اپنی پوری زندگی کھپا دی، آج تم ساری مسیحی دنیا میں میرا نام بچے بچے سے سن سکتے ہو۔ کیا تم میری اس بات کی گواہی دیتے ہو؟'' وہ دوسرے مبلغین کی طرف دیکھنے لگا۔

''اے ہمارے اطراف کے مقدس باپ! آپ واقعی ایسے ہی ہیں۔ اللہ اور ابن اللہ آپ کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔'' سب نے گواہی دینے کے ساتھ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ بڑا مبلغ ''یا مسیح'' کا وظیفہ پڑھتا ہوا معبد سے باہر گیا اور اندھیری رات میں گم ہو گیا۔ کوٹھڑی میں سمٹے ہوئے لوگ خدا جانے کیا دعا کر رہے تھے۔ ان لمحات میں جب بجلی کوندتی تو اس لمحہ بھر کی روشنی میں سب باہر کی طرف دیکھنے لگتے۔ ایک بار سب نے دیکھا کہ امیر سفر معبد کا طواف

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کر کے کنویں کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے بعد سب نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کر لی تھیں کیونکہ بجلی کوندنے کے بعد ایک زبردست کڑاکے اور بادلوں کی گرج سے زمین کے ساتھ ان کے دل بھی ہل گئے تھے۔ مشرق سے مغرب تک آسمان میں اضطراب پیدا کر کے بجلی کنویں کے پاس سے گزر کر فضا میں جذب ہو گئی۔ اسی لمحہ ایک سایہ نے ''یا مسیح'' کا نعرہ مارا، کنویں کو چھوا اور بھیگتا بھاگتا معبد میں داخل ہوا۔ سب نے دیکھا کہ امیر کا چہرہ چمک رہا تھا اور اس کے چہرے پر معصومیت کا نور ہالہ کیے ہوئے تھا۔ سارے ساتھی اس کے بھیگے دامن سے چمٹ گئے اور جسے جو حصہ ملا اسے چوسنے اور چومنے لگا۔

اب امیر نے اپنے نائب کو حکم دیا: ''اٹھو! اب تمہاری آزمائش کی باری ہے۔'' عیسائی اپنے مقدس باپ کا حکم کسی حال میں ٹال نہیں سکتے تھے۔ نائب کانپتا، تھرتھراتا اور روتا ہوا اٹھا۔ اس نے کہا: ''میرے مسیحی ساتھیو! تم سب جانتے ہو میں انجیل مقدس کے جزو ۱۳ باب ابن اللہ کا حافظ ہوں۔ تم سب گواہی دو گے کہ میں اس کا واحد حافظ ہوں۔ جس وقت تم آسمانی آوازیں سننا چاہتے ہو میں اس وقت کلام الٰہی سنا کر محظوظ کرتا ہوں۔ میں نے اس میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ میری

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرأت کی گواہی مسیحی دنیا میں ہر کوچہ اور ہر گلی کی ہر اینٹ اور ہر ذرہ دے رہا ہے، کیا تم بھی گواہ ہو؟"

"بے شک ہم سب گواہ ہیں۔" سب نے کہا

"اچھا تو اب میری وصیت سنو۔ تم میرے بعد میرا سامان لے سکتے ہو لیکن میرے سامان میں ایک سیاہ بٹوہ ہے، اسے تم نہیں کھول سکتے۔ یہ بٹوہ تم واپسی کے بعد میری مطلقہ ام النحاس کو دے دینا۔"

اس وصیت کے بعد نائب دعاؤں کا وظیفہ زبان سے ادا کرتا ہوا معبد سے نکل گیا اور سب کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ گھنگھور گھٹائیں اب بھی پورے دھماکوں کے ساتھ گرج رہی تھیں۔ بجلیاں چمک چمک کر آنکھوں کی بصارت پر ڈاکا ڈال رہی تھیں۔ ایک بار کوند میں سب نے دیکھا کہ نائب معبد کے طواف کے بعد کنویں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ کوند کے بعد صرف سایہ محسوس ہوا۔ یہ سایہ کنویں کے پاس پہنچا ہی تھا کہ بجلی کڑکی، چمکی، گری اور کنویں کے پاس سے گزر کر اندھیری فضاؤں میں جذب ہو گئی۔ نائب بال بال بچ گیا۔

اس کے آنے کے بعد امیر نے ایک راہب کو حکم دیا کہ وہ اسی عمل کو دہرائے۔ راہب سر سے پیر تک ایک چادر سے لپٹا ہوا تھا، اس نے کہا: "آپ سب جانتے ہیں اور خدا بھی جانتا ہے کہ میں ایک رئیس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

التجار کا بیٹا ہوں۔ میں نے دین مسیح کی خاطر دولت دنیا پر لات ماری اور سب کچھ ترک کر کے اس مشن میں شامل ہوا اور پھر میں نے آرام اور سکھ کی صورت نہیں دیکھی، کیا آپ میرے اس اقدام کے شاہد ہیں؟"

"ہم سب شاہد ہیں۔" یہ شہادت لے کر راہب بھی موت سے لڑنے کے لیے نکلا اور اسی طرح زندہ و سلامت واپس آیا جس طرح اس سے پہلے کے دو پیشرو واپس آئے تھے۔ اس کے بعد ایک ایک کر کے سارے مبلغ اس سخت آزمائش سے دو چار ہوئے اور سب کے سب کامیاب ہوئے۔ امیر سفر حیران رہ گیا کہ پھر کیا بات ہے کہ یہ طوفانی عذاب ہم کو گھیرے ہوئے ہے۔ "اب کوئی باقی نہیں رہا۔" اس نے سوالیہ نشان سب کے سامنے پیش کیا۔ اسی وقت ایک کوند ہوئی۔ سب نے دیکھا کہ دروں کے سامنے بڑھیا گٹھری بنی کانپ رہی ہے۔ "یہ ہے وہ گناہ گار، جلد اسے دفعان کرو۔" کئی آوازیں کوٹھڑی میں بلند ہوئیں اور امیر سفر نے بھی صاد کیا۔ وہ گرجا۔

"او بد روح کی اولاد! تیرا خیال ہی نہ رہا۔ ساتھیو! یہی ہے حوا کی وہ بیٹی جو اس عتابِ الٰہی کا باعث ہے۔ ہمیں اسے ساتھ نہیں لانا چاہیے تھا۔ او سانپ کی نطفہ!، او شیطان کی ایجنٹ، اے مرد کی سب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے بڑی کمزوری! اے آدم کو جنت سے نکلوانے والی! نکل ہمارے درمیان سے۔" اور پھر امیر سفر نے بڑھیا کے ایک ٹھوکر رسید کی۔

"اے مقدس باپ اور پاک روحوں کے نمونو! مجھے اقرار ہے کہ میں گنگاہگار ہوں۔ میری ساری عمر گناہوں میں گزری لیکن میں نے توبہ کر لی ہے اور آپ کے قدموں سے اس لیے چمٹی ہوں کہ خدا مجھے پاک کر دے۔ مسیح کا صدقہ مجھے اپنے مبارک سایہ سے الگ نہ کیجئے۔ آپ کے سہارے زندگی کی کچھ سانسیں اس دنیا کی اور حاصل کر لوں گی۔"

"نہیں ہرگز نہیں! ہم سب تیری وجہ سے عذابِ الٰہی مول نہیں لے سکتے۔"

امیر سفر کے حکم پر بڑھیا اس کے پاؤں سے لپٹ کر دہائی دینے لگی:

"مقدس باپ! مجھے پورا یقین ہے کہ میں زندہ وسلامت واپس نہیں آ سکتی اور نہ مجھ میں یہ جرأت ہے کہ آپ کے حکم کو ٹال کر آخری اور سب سے بڑے گناہ کا ارتکاب کرسکوں، میں آپ کا حکم بجا لاؤں گی۔ میری وصیت سن لیجئے، میں نے توبہ کے بعد سوت کات کر کچھ رقم بچائی ہے۔ اس رقم کو مراکش پہنچ کر اجتماع عام میں خیرات کرنا چاہتی تھی، آپ میری رقم قبول فرمائیں۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کہہ کر بڑھیا نے چند سکے مقدس باپ کے قدموں میں ڈال دیئے، پھر وہ نہایت سکون سے اٹھی اور فضا کی تاریکی میں جذب ہو گئی۔ بجلیوں کی چمک اور کڑک میں دس گنا اضافہ ہو گیا، زمین پھر ہلی اور آسمان و زمین ایک ساتھ متزلزل ہو گئے۔ دھماکے شدید سے شدید تر ہو گئے۔ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان جہنمی گولے زمین کی طرف پھینک رہا ہے۔ بجلی کی ایک کوند میں سب نے دیکھا کہ بڑھیا نے بھی اپنا طواف پورا کر لیا تھا، پھر تاریکی میں اس کا سایہ کنویں کی طرف بڑھتا نظر آیا۔ جیسے ہی بڑھیا نے کنویں کو چھوا، آسمان کے سینے میں بجلیوں کا طوفان چمک اٹھا۔ اتنی کرخت آواز سے بادل گرجا کہ ساری زمین ہل گئی۔ سب نے کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ ”اف گناہگار عورت“ سب کی زبان سے نکلا۔ بجلی تیزی سے چمکی، تڑپی اور لہرائی۔ بڑھیا نے اپنا سر کنویں کی من پر رکھ دیا: ”اے آسمانوں کے مالک ایک حقیر جان قبول کر لے اور اپنے پیارے بندوں کو خوف اور سراسیمگی سے بچا لے۔“

ایک زبردست کوند پھر ہوئی۔ اس کوند میں ساری کائنات روشن ہو گئی اور پھر آسمان پر بجلی کی ایک لمبی سی لہر چمک کر زمین کی طرف چلی۔ ساتھ ہی ہزاروں کڑکوں سے زیادہ بھیانک ایک کڑک ہوئی۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایک تیز شعلہ سا اٹھا، بجلی اپنی مکمل آب و تاب اور غضب ناکی کے ساتھ بڑھیا کے سر پر چمکی۔ بڑھیا لڑکھڑا کر گری اور ساتھ ہی معبد سے ایک دردناک چیخ اٹھی۔ بجلی گر کر زمین میں سما گئی۔

دیکھتے دیکھتے بادل چھٹ گئے۔ پانی برسنا بند ہو گیا۔ فضا تاریکی سے پاک ہو چکی تھی۔ آسمان پر دھلی ہوئی چاندنی دوڑ گئی۔ چاند چمکنے لگا اور ...... اور ...... اور یہ کیا؟ بڑھیا ہوش میں آ گئی۔ وہ اٹھی اور معبد کی طرف واپس ہونے لگی۔ مگر اس کی چیخ: او خدا! وہ معبد کہاں گیا، وہ مقدس بندے کہاں چلے گئے۔ اف میرے خدا! معبد کی جگہ یہ بھیانک غار۔'' وہ پھر بے ہوش ہو کر گر پڑی۔

صبح کو جب بڑھیا ہوش میں آئی تو اس نے دیکھا کہ مراکش کے لوگ اسے گھیرے ہوئے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ تو کون ہے؟ کیا تو نے چالیس مقدس انسانوں کے قافلے کو کہیں دیکھا ہے؟ وہ عنقریب ہم سے ملنے والے تھے۔

بڑھیا ہکا بکا سب کے چہرے تک رہی تھی۔ وہ بول نہ سکی۔ اس نے انگلی سے اشارہ کیا۔ مطلب یہ تھا کہ ''یہاں ایک معبد تھا، سب اس میں پناہ گزیں تھے۔ معلوم نہیں معبد کے ساتھ وہ سب کہاں چلے گئے، کیا تم بتا سکتے ہو؟''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ اسی دن اجتماع عام میں ایک مقرر نے اپنی تقریر میں کہا:

''وہ چالیسوں مرد بے عمل اور ریاکار تھے، خدا نے اس عورت کی وجہ سے انہیں تادیر محفوظ رکھا۔ پھر جب انہوں نے عورت کو الگ کیا، خدا کا غضب ان پر ٹوٹ پڑا۔ لوگو! مرد جب عورت کو زمین پر تنہا چھوڑ دے گا اور اس کی حفاظت نہ کرے گا تو وہ آسمانی عذاب کا شکار ہو جائے گا۔''

۹۹ ... لاہور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب سے

جو میں نے سبق حاصل کیا!

....

....

....

....

....

www.KitaboSunnat.com

....

....

....

....

....

....

....

....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے لیے ہماری دیگر دلچسپ تربیتی کتب

دَارُالابلاغ
کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ
DARULIBLAGH

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"